سرکاری رپورٹ

گیارہواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کی کارروائی

اجلاس منعقدہ شنبہ مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۹۲ء بمطابق ۲۵/ جمادی الاول ۱۴۱۳ھ

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲۔	وقفہ سوالات	۲
۳۔	رخصت کی درخواستیں	۱۲
۴۔	تحریک استحقاق نمبر ۵ منجانب مولانا امیر زمان صاحب	۱۳
۵۔	تحریک التواء نمبر ۸ ڈاکٹر عبدالمالک صاحب	۲۰
	قراردادیں :	
۶۔	قرارداد نمبر ۸۸ منجانب مسٹر کچکول علی صاحب	۲۹
۷۔	قرارداد نمبر ۹۱ منجانب مولانا امیر زمان صاحب	۳۰
۸۔	قرارداد نمبر ۹۲ منجانب مولانا نیاز محمد دوتانی صاحب	۳۷
۹۔	قرارداد نمبر ۹۳ منجانب مولانا عبدالغفور حیدری صاحب	۳۸
۱۰۔	قرارداد نمبر ۹۴ منجانب مسٹر منشی محمد صاحب	۳۹

جلد یازدھم

شمارہ ششم

جناب اسپیکر — — — — — — — ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

جناب ڈپٹی اسپیکر — — — — — — — مسٹر عبدالقہار خان ودان
(از مورخہ ۱۸ ر نومبر ۱۹۹۳ء)

مسٹر محمد حسن شاہ — — — — — — — سیکریٹری صوبائی اسمبلی

مسٹر محمد افضل — — — — — — — جوائنٹ سیکریٹری صوبائی اسمبلی

(نوٹ :۔ کابینہ اور اسمبلی کے معزز اراکین کی مشترکہ فہرست کے لئے اگلا صفحہ ملاحظہ ہو)

فہرست ممبران اسمبلی

۱	میر عبدالجید بزنجو	(وزیر تعلیم)
۲	میر تاج محمد خان جمالی	وزیر اعلیٰ (قائد ایوان)
۳	نواب محمد اسلم رئیسانی	وزیر خزانہ
۴	سردار ثناء اللہ زہری	وزیر بلدیات
۵	میر اسرار اللہ زہری	وزیر صحت
۶	میر محمد علی رند	وزیر مال
۷	مسٹر جعفر خان مندوخیل	وزیر منصوبہ بندی و ترقیات
۸	میر جان محمد خان جمالی	وزیر اطلاعات و ثقافت
۹	حاجی نور محمد صراف	وزیر کیو ڈی اے
۱۰	ملک محمد سرور خان کاکڑ	وزیر مواصلات و تعمیرات
۱۱	ماسٹر جانسن اشرف	وزیر بہبود آبادی و اقلیتی امور
۱۲	مولوی عبدالغفور حیدری	
۱۳	مولوی عصمت اللہ	
۱۴	مولوی امیر زمان	
۱۵	مولوی نیاز محمد دوتانی	
۱۶	مولانا عبدالباری	
۱۷	مسٹر حسین اشرف	وزیر ماہی گیری
۱۸	میر محمد صالح بھوتانی	وزیر صنعت و حرفت
۱۹	مسٹر محمد اسلم بزنجو	وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
۲۰	نواب زادہ ذوالفقار علی مگسی	وزیر داخلہ

۲۱	ملک محمد شاہ مروان زئی	وزیر سماجی بہبود و زکوٰۃ
۲۲	ڈاکٹر کلیم اللہ خان	وزیر قانون و پارلیمانی امور
۲۳	مسٹر سعید احمد ہاشمی	وزیر محنت معدنیات
۲۴	میر علی محمد نوتیزئی	
۲۵	مسٹر عبدالقہار خان	(ڈپٹی اسپیکر)
۲۶	مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی	وزیر آبپاشی و برقیات
۲۷	سردار محمد طاہر خان لونی	وزیر محکمہ تحفظ حیوانات
۲۸	میرباز محمد خان کھیتران	
۲۹	حاجی ملک کرم خان خجک	
۳۰	سردار میر محمد ہمایوں خان مری	
۳۱	نواب محمد اکبر خان بگٹی	
۳۲	میر ظہور حسین خان کھوسہ	
۳۳	سردار فتح علی عمرانی	وزیر زراعت
۳۴	مسٹر محمد عاصم کرد	
۳۵	سردار میر چاکر خان ڈومکی	
۳۶	میر عبدالکریم نوشیروانی	وزیر خوراک
۳۷	شہزادہ جام علی اکبر	وزیر جنگلات
۳۸	مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ	
۳۹	ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ	
۴۰	مسٹر ارجن داس بگٹی	ہندو اقلیتی نمائندہ
۴۱	سردار سنت سنگھ	سکھ اقلیتی نمائندہ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۹۲ء بمطابق ۲۵ جمادی الاول ۱۴۱۳ھ

بروز شنبہ

زیر صدارت جناب ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

بوقت گیارہ بجے پر صبح صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر السلام وعلیکم۔ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمْ

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمْ

اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالتین اخوندزادہ۔

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ۝
وَھُوَ الَّذِی فِی السَّمَآءِ اِلٰہٌ وَّفِی الاَرضِ اِلٰہٌ ط وَھُوَ
الحَکِیمُ العَلِیمُ ۝ وَتَبٰرَکَ الَّذِی لَہٗ مُلکُ السَّمٰوٰتِ
وَالاَرضِ وَمَا بَینَھُمَا ج وَعِندَہٗ عِلمُ السَّاعَۃِ ج وَاِلَیہِ
تُرجَعُونَ ۝

ترجمہ : اور وہی معبود (برحق) ہے کہ آسمان میں (بھی) اسی کی بندگی ہے اور زمین میں (بھی) اسی کی بندگی ہے اور وہ حکمت والا (اور سب چیزوں کا) جاننے والا ہے۔ اور بڑی بابرکت ہے وہ ذات کہ آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ زمین و آسمان میں ہے۔ سب کا وہی مالک ہے اور قیامت کی خبر (بھی) اسی کو ہے۔ (اور تم سب میرے پیچھے) اسی کی طرف کو لوٹا کرلائے جاؤ گے۔

وقفہ سوالات

جناب اسپیکر اب وقفہ سوالات ہے۔ پہلا سوال مولانا امیر زمان صاحب کا ہے

مولانا امیر زمان جناب اسپیکر یہ مسئلہ چونکہ چوبیس تاریخ کو آنے والا ہے شاید اس پر معزز اراکین اپنی تجاویز دیں گے لیکن فی الحال ریڑھی والوں کا مسئلہ ہے اگر اسپیکر صاحب کی اجازت ہو تو میں ایک تجویز پیش کروں۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) جب آل ریڈی چوبیس تاریخ کو یہ ہے تو میرے خیال میں یہی بہتر رہے گا۔ اسی دن اس پر بات کریں۔

مولانا امیر زمان ٹھیک ہے چوبیس تاریخ کو۔

جناب اسپیکر اگلا سوال بھی مولانا امیر زمان کا ہے۔

X ۳۴ مولانا امیر زمان

کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

کوئٹہ شہر میں ٹریفک کے مسئلہ کو کس طرح حل کیا جائے گا؟ کیوں کہ سڑکوں کی ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے شہر میں ٹریفک کی حالت قابل رحم ہے۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر بلدیات)

یہ درست ہے کہ کوئٹہ شہر میں مختلف محکموں کے ترقیاتی کاموں پر عمل در آمد کرنے کی وجہ سے مختلف سڑکیں توڑی گئی ہیں۔ ان میں زیادہ تر حصہ واسا' تعمیرات عامہ (C,W)' ٹیلی فون' ٹیلی گراف .P.T.C محکموں کا ہے۔ سی اینڈ ڈبلیو اور واسا جن سڑکوں پر ترقیاتی کام کرتے ہیں ان کی اصل حالت پر بحالی کی ذمے داری بھی ان ہی محکموں پر عائد ہوتی ہے' کارپوریشن کام کی نوعیت کے حساب سے ان محکموں کی ٹوٹی ہوئی سڑکوں کو ٹھیک کرنے کے لیے کارروائی کرتی رہتی ہے' فی الحال پی ٹی سی کا کوئی کام زیر عمل نہیں ہے' عموی طور پر سڑکوں کی مرمت کے لیے مطلوبہ فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے ان کی دیکھ بھال میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ کارپوریشن اور ڈویژنل رابطہ کمیٹی کی کوششوں کی وجہ سے مذکورہ محکموں کے کاموں میں بہتری آئی ہے اور ٹریفک کا سڑکوں کی وجہ سے مسئلہ کافی حد تک حل ہو گیا ہے۔ تاہم کثیر تعداد میں گاڑیوں' ریڑھیوں' گدھا گاڑیوں کی وجہ سے ٹریفک میں بعض اوقات رکاوٹیں پیدا ہوتی رہتی ہیں جس کے لیے ٹریفک پولیس قانونی طور پر اپنی کارروائی کرتی ہے۔

X ۹۳۶ مولوی امیر زمان

کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

ضلع پشین کی تحصیل گلستان میں بلدیاتی انتخابات کب تک متوقع ہیں؟

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر بلدیات)

جب بھی امن و امان کی صورت حال نے اجازت دی تو الیکشن اتھارٹی سے تحصیل گلستان میں بلدیاتی انتخابات کرانے کے لیے کہا جائے گا۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:۔ چونکہ یہ امن و امان کا مسئلہ ہے جب ایڈمنسٹریشن یہ (Desesion) ڈیسیشن کرے گی کہ کب الیکشن ہونا چاہیے۔ بہرحال اس کا محکمہ بلدیات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

مولانا عبدالباری جناب اسپیکر میں متعلقہ وزیر سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں جب عارف جان محمد حسن کے قتل کی وجہ سے نوشکی آواران اور جھاؤ میں انتخابات ہوئے لیکن ڈسٹرکٹ کونسل کے چیئرمین منتخب ہو چکے ہیں تو کیا ہمارے ضلع پشین میں اور گلستان میں الیکشن نہیں ہو سکتے ہیں جب بلوچستان میں ملیشیا کی نگرانی کنٹرول میں انتخابات کرائے جاسکتے ہیں تو کیا ملیشیا والے گلستان میں پولنگ اسٹیشنوں کو کنٹرول نہیں کر سکتے ہیں جب کہ وہ گلستان میں جنگ کے معرکے اور محاذ صرف دو ہیں کیا وہاں پولنگ اسٹیشنوں کو کنٹرول نہیں کیا جاسکتا ہے؟ موجودہ آئی جے آئی کی حکومت ایم کیو ایم کو کنٹرول کر سکتی تو گلستان۔

جناب اسپیکر مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں ہوم منسٹر صاحب اس کی وضاحت کریں گے۔

مولانا عبدالباری میں متعلقہ وزیر صاحب سے یہ سوال کو رہا ہوں میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) جناب اسپیکر میں اس کی وضاحت کرتا ہوں کیونکہ میرا تعلق اس علاقے سے ہے میرے خیال میں مولانا صاحب کی معلومات اس سلسلے میں بہت کم ہیں انہوں نے فرمایا آواران میں ڈسٹرکٹ کونسل کا چیئرمین منتخب ہو گیا ہے۔ حالانکہ اس سے کوئی تعلق نہیں ہے خضدار جھاؤ اور مشکے میں کوئی الیکشن نہیں ہوا ہے چونکہ ابھی آواران ڈسٹرکٹ بنانے کا نوٹیفکیشن ہوا ہے وہاں ابھی ڈی سی گیا ہے لیکن ڈسٹرکٹ کونسل کا چیئرمین منتخب نہیں ہوا ہے آواران ابھی خضدار سے الگ ہوا ہے اور وہاں ڈسٹرکٹ کونسل کا چیئرمین منتخب نہیں ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں ڈسٹرکٹ پشین کا بھی یہی مسئلہ ہے۔

مولانا عبدالباری میں وزیر متعلقہ یہ پوچھنا چاہتا ہوں آواران اور گلستان کو ڈسٹرکٹ بنانے کا ایک ہی آرڈر ہو چکا ہے۔ ایک اعلان ہوا ہے۔ آواران کو ڈی سی بھجوادیا گیا ہے لیکن گلستان کو کیوں نہیں بھیجا گیا؟

جناب اسپیکر مولانا صاحب غالباً" ایک سوال کے جواب میں یا اگر میں غلطی پر نہیں تو کس پروسیڈنگ کے دوران ہوم منسٹر نے بتایا تھا کہ جنوری میں......(مداخلت)

مولانا عبدالباری جناب اسپیکر صاحب جنوری سے پہلے کیا کوئی قانونی رکاوٹ ہے اس میں؟

جناب اسپیکر آپ ہی کی تحریک پر کہا تھا۔ ہوم منسٹر صاحب جواب دیں مولانا صاحب کو۔

میر ذوالفقار علی مگسی (وزیر داخلہ) ! جناب اسپیکر میں بتاتا ہوں۔ مولانا صاحب کو جواب دیتا ہوں۔ میں نے پچھلے سیشن میں ان کو عرض کیا تھا کہ فرسٹ جنوری کو نوٹیفکیشن ہوگا اور گلستان پشین سے الگ ہو کر ایک ضلع بن جائے گا۔ ابھی دن ہی کیا رہ گئے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ مولانا صاحب کو جلدی کیا ہے؟

☆ **جناب اسپیکر** مولانا عصمت اللہ صاحب کے سوالات نمبرز ۶۷۵، ۶۷۶ اور ۶۸۱ کسی کا بھی جواب موصول نہیں ہوا ہے۔ اسلم بزنجو صاحب۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) جناب اسپیکر متعلقہ محکمہ کو کہا گیا ہے کہ ان کا جواب تیار کر کے دے دیں۔ اس سیشن میں ان کا جواب۔

X ۶۷۵ **مولانا عصمت اللہ** کیا وزیر بلدیات ازرہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ کیا پرانا بس اڈہ پر کسی اسکیم کی منصوبہ بندی کی گئی ہے، اگر جواب اثبات میں ہے تو اس سلسلہ میں کی گئی لازمہ کارروائی، بمعہ ان ضوابط کے جن کے تحت کارروائی عمل میں لائی گئی ہے کی تفصیل دی جائے۔

(جواب موصول نہیں ہوا)

X ۶۷۶ **مولانا عصمت اللہ**

کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ (الف) کیا موجودہ گوشت مارکیٹ کی جگہ کوئی پلازہ تعمیر کرنے کا منصوبہ ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حسب قاعدہ و قانون پی اینڈ ڈی سے منظوری لی گئی ہے، اگر جواب اثبات میں ہے تو دستاویزی ثبوت کے ساتھ تفصیل سے آگاہ فرمائیں نیز اگر جواب نفی میں ہے تو اس بے ضابطگی کی وجوہات کیا ہیں؟

(الف) کیا یہ درست ہے کہ متعلقہ محکمہ کے آفیسران نے لہڑی ڈیم وکی کی تعمیر کی بابت ناقابل عمل (نان فیزیبل) کی رپورٹ دی تھی۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اب وہاں کے ایم پی اے کے اصرار پر تعمیر شروع کرنے کی وجوہات کیا ہیں۔ تفصیل دیجائے۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر آبپاشی وبرقیات)

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ محکمہ اریگیشن کے آفیسران نے ترخہ لہڑی ڈیم (دکی) کے ناقابل عمل ہونے کی رپورٹ دی تھی۔

(ب) جواب جزو "الف" میں دیا جاچکا ہے۔

سردار محمد طاہر خان لونی (وزیر محکمہ حیوانات) جناب۔ ایک منٹ ایک سیکنڈ۔ چونکہ یہ ڈیم میرے حلقے میں آتا ہے اس کی نشاندہی میں نے کی تھی یہ پچاس لاکھ روپے کے خرچ سے بن رہا ہے اور آدھے سے زیادہ مکمل۔ کمپلیٹ ہوچکا ہے لیکن مولانا صاحب کو یہ برداشت نہیں کرتے کہ ہمارے علاقے کی ترقیاتی اسکیم مکمل ہو۔

جناب اسپیکر سردار صاحب آپ کہنا کیا چاہتے ہیں یہ ضمنی سوال ہے یا آپ کونسی کلیریفکیشن کرنا چاہتے ہیں۔

سردار محمد طاہر خان لونی (وزیر) میں ان کو جواب دینا چاہتا ہوں میں ان کو جواب دیتا ہوں کہ یہ میرا ذاتی ڈیم ہے اس کے لیے میں نے ایک ہزار ایکڑ زمین دی ہے اور بنایا بھی میں نے ہے۔

جناب اسپیکر آپ تشریف رکھیں۔ معزز رکن نے سوال کیا ہے۔ متعلقہ منسٹر صاحب اس کا جواب دیں گے معزز رکن کو۔

مولانا عبدالغفور حیدری (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر صاحب۔ میں سردار طاہر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کب سے وزیر اریگیشن بنے ہیں اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ میرا ذاتی ڈیم ہے؟

سردار محمد طاہر خان لونی (وزیر) میں تو وزیر اریگیشن نہیں ہوں لیکن آپ کب سے انجینئر بنے ہیں؟

مولانا عبدالغفور حیدری اب تک تو وہ وزیر حیوانات ہیں۔

سردار محمد طاہر لونی (وزیر) میں تو وزیر حیوانات ہوں لیکن آپ کے پاس تو فوڈ تھا کتنا کمایا کراچی سے؟

مولانا امیر زمان جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وہاں پر ڈیم تو موجود ہے اور اس کے ٹینڈر دو تین دفعہ منسوخ ہوگئے ہیں اس کی کیا وجوہات ہیں؟

سردار محمد طاہر خان لونی (وزیر) جناب اسپیکر! میں اس کی تاخیر کی وجوہات خدا کو حاضر ناظر کرکے بتا دیتا ہوں جناب آپ مجھے سنیں اور آپ کو سننا پڑے گا ٹینڈر اس مولانا نے منسوخ کیے ہیں جن نے سفید لنگی باندھی ہوئی ہے وہ اس چیز کا ذمے دار ہے اس نے اس کو کینسل کیا ہے اور ان کی یہ کوشش تھی کہ یہ ڈیم نہ بنے۔

جناب اسپیکر سردار صاحب آپ متعلقہ وزیر صاحب کو جواب دینے دیں جب آپ سے کوئی سوال ہو تو پھر آپ اس کا جواب دیں۔

سردار محمد طاہر خان لونی (وزیر) جناب اسپیکر! آپ خوامخواہ اپنے مولویوں کی سائیڈ لیتے ہیں۔

جناب اسپیکر یہ ہاؤس کا اپنا طریقہ کار ہے آپ اس کو چلنے دیں۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) جناب اسپیکر میں پہلے سے پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوں۔

جناب اسپیکر حیدری صاحب آپ سے پہلے اسلم بزنجو صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہیں آپ ان کو پوائنٹ پیش کرنے دیں۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) جناب اسپیکر! چونکہ یہ منسٹری حمید خان صاحب کو نئی نئی ملی ہے وہ اس سے واقفیت نہیں رکھتے ہیں اور یہ سردار صاحب کا حلقہ ہے اس کے متعلق وہ بہتر جانتے ہیں اور اس ڈیم کی نشاندہی سردار صاحب نے کی ہے اگر وہ اس کی وضاحت کردیں تو بہتر ہے اس سے یہ مسئلہ حل ہوجائے گا۔

جناب اسپیکر اگر حمید خان ان سے کہیں کہ وہ جواب دیں تو اس سے بہتر ہوگا۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) جناب والا! سردار صاحب جواب نہیں دے رہے ہیں وہ وضاحت کررہے ہیں یہ کیسا ڈیم ہے اور کس مرحلہ پر ہے یہ وضاحت ان کی سننی چاہیے۔

جناب اسپیکر یہ وضاحت ان کی سنی جائے گی لیکن جو طریقہ کار ہے اس کے مطابق سنا جائے گا مولانا حیدری صاحب کا پوائنٹ سن لیتے ہیں۔

مولانا عبدالغفور حیدری جناب اسپیکر ایک ڈاکٹر منگوائیں اور آپ سردار صاحب کا چیک اپ

کرائیں کیونکہ ان کا بلڈ پریشر ہائی ہو گیا ہے کیونکہ سوال کس کا ہے اور جواب کوئی دے رہا ہے۔

سردار محمد طاہر خان لونی (وزیر) جناب اسپیکر! ڈاکٹر یہاں ہو گا آپ اس کو بلائیں میرا وہ دیکھے میرا بلڈ پریشر ہائی نہیں ہوا ایک ان پڑھ آدمی کیسے انجینئر بنتا ہے۔

جناب اسپیکر ! حیدری صاحب آپ کارروائی کو چلانے دیں۔

مولانا عبدالغفور حیدری جناب اسپیکر! پورے ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور توہین ہوئی ہے انہوں نے فرمایا کہ ڈاکٹر کو بلا کر میرا وہ چیک کرے اس کا کیا مطلب ہے؟

جناب اسپیکر آپ مولانا صاحب تشریف رکھیں۔ اس کا جواب سنیں۔ خان صاحب ان کا ایک ضمنی سوال ہے کہ دو' تین دفعہ یہ ٹینڈر منسوخ ہوا ہے اس کی کیا وجہ ہے۔

عبدالحمید خان اچکزئی۔ (وزیر آبپاشی و برقیات)

جناب اسپیکر! میں اس سلسلے میں طاہر خان صاحب کی حمایت کرتا ہوں حمایت اس لیے کرتا ہوں کہ طاہر خان کو اس کا زیادہ علم ہے ٹینڈر منسوخ ہوا ہے۔ اس کا پتا نیاز محمد دوتانی صاحب کو ہو گا اس زمانے میں اگر کوئی ٹینڈر منظور ہوا ہے یا منسوخ ہوا ہے اور اس کے بعد کینسل ہوا ہے جو بات بھی ہے مجھے اس کا علم نہیں ہے طاہر خان کو شاید اس کا زیادہ علم ہو ہم اس لیے کہہ رہے ہیں کہ اس کو زیادہ معلومات ہیں جہاں تک میں نے اپنے محکمہ سے پوچھا ہے نہ اس کا ٹینڈر ہوا ہے نہ اس سلسلے میں کوئی اور رپورٹ ہوئی ہے اس سوال کا جواب دیا گیا ہے۔ اس محکمہ کی بالکل یہی پوزیشن ہے۔

مولانا نیاز محمد دوتانی آپ نے ٹھیک وضاحت کی ہے اس میں جو تھوڑی سی دیر لگی ہے اس میں ٹھیکیداری کا کوئی معاملہ تھا اور یہ ہمارے لونی صاحب کی جانب سے تھا ہم نے ان کو مطمئن بھی کیا تھا بار بار وہ مجھ سے کہہ رہے تھے کہ آپ ایسا کریں اور وہ کوشش کر رہے تھے کہ وہ خود اس کا ٹھیکیدار بن جائے ہم نے ان کو کہا آپ تسلی کریں مل کر اس مسئلہ کو طے کر لیں گے یہ مشکل بات نہ ہو گی۔ اصل بات یہ ہے۔

سردار محمد طاہر خان لونی (وزیر) جناب اسپیکر یہ ٹینڈر نہیں ہوئے تھے انہوں نے میرے ایک بھتیجے کو اپنی پارٹی میں شامل کر کے میرے ساتھ لڑانے کی کوشش کر رہے تھے تاکہ وہ اس ٹینڈر کے بیچ میں آجائے اور وہ ایک دوسرے کو ماریں اس پر میں نے پری کوالیفکیشن (Prequalification) کرایا۔ مولانا صاحب نے پھر اس کو کینسل کر دیا وہ سوچ رہے تھے کہ یہ ان کے ساتھ لڑے یہ۔ ایسے کیسے بچے۔ اس کے بعد پھر ٹینڈر راشو ہوا۔

سیکریٹری اریگشن بیٹھا ہوا ہے۔ اس کے لیے ٹینڈر ہوا ہے یہ ٹینڈر ایک قواس کے ٹھیکیدار نے لیا ہے اور کام بھی قواس کا ٹھیکہ دار کررہا ہے مولانا صاحب کو اس کا پتا ہے یہ مولانا صاحب کا رشتہ دار تو نہیں ہوگا بہرحال اس کے علاقے کا آدمی تو ہے وہ کام کررہا ہے یہ صرف ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ لڑانے کے لیے کررہے تھے مگر میں نے ناکام کردیا ہے۔

جناب اسپیکر اس کی وضاحت ہوگئی ہے۔

مولانا نیاز محمد دوتانی یہ تو آپ کی وجہ سے ہوا ہے۔ آپ کا بھتیجا آپ سے چلاگیا ہے آپ نے اس کو کچھ تکلیف دی ہوگی یہ ہوگیا ہے۔

جناب اسپیکر مولانا صاحب آپ سوال کی وضاحت کریں۔

مولانا نیاز محمد دوتانی جناب والا! ہم کو نہ تو قواس کے ٹھیکیدار سے دلچسپی تھی اور نہ آپ سے تھی اس نے خود ٹھیکہ لیا ہے۔ یہ بری بات تو نہیں ہے۔

سردار محمد طاہر خان لونی (وزیر) جناب والا! جب سے میں نے میٹرک کے بعد اسکول چھوڑا ہے اس وقت ٹھیکیداری کررہا ہوں اس بات کو تقریباً ۳۵، ۴۰ سال ہوگئے ہیں میں آج کا ٹھیکے دار نہیں ہوں بڑے بڑے ٹھیکے لیتا ہوں میرے لڑکے کام کرتے ہیں میرا اسٹاف کام کرتا ہے۔ ٹھیکے لینا تو کوئی گناہ تو نہیں ہے۔

جناب اسپیکر ٹھیک ہے۔ اگلا سوال۔

X ۴۲۹ مولوی امیر زمان

کیا وزیر آبپاشی و برقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ (الف) کیا یہ درست ہے کہ طور خیزئی ویالہ لورالائی اور سنجاوی میں ڈیم کی تعمیر کے لیے رقم مختص ہوئی لیکن بعد میں یہ رقم واپس کردی گئی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ رقم واپس کرنے کی کیا وجوہات ہیں، تفصیل دی جائے۔

وزیر آبپاشی و برقیات

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ تور خیزئی ویالہ (لورالائی اور سنجاوی ڈیم کے لیے محکمہ اری گیشن نے کوئی رقم مختص کی تھی۔

(ب) جواب جزو الف میں دیا جاچکا ہے۔

جناب اسپیکر اس کے لیے کوئی ضمنی سوال ہے۔

مولانا امیر زمان جناب والا! اس سوال کو تو پڑھا ہوا تصور کیا جائے اس میں جو لکھا ہے۔ "یہ درست نہیں ہے کہ تور خیزئی ویالہ لورالائی اور سنجاوی ڈیم کے لیے محکمہ اریگیشن نے کوئی رقم مختص کی تھی۔" لیکن سنجاوی ڈیم کے لیے ایک دفعہ ریڈیو پر بھی نشر ہوا تھا کہ مرکزی حکومت کی جانب سے پیسے مِلے ہیں اب اس کا پتا نہیں چلتا ہے یہ پیسے واپس ہوگئے ہیں یا کسی اور اسکیم میں چلے گئے ہیں اس بارے میں متعلقہ وزیر صاحب اس کا کوئی جواب دیں۔

جناب اسپیکر سردار صاحب آپ بیٹھیں اس کا جواب خان صاحب سے لے لیتے ہیں۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر آبپاشی) جناب والا جیسا کہ جواب میں کہا گیا ہے کہ اس کے لیے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی ہے اور یہی جواب ہے کہ جو ہم نے دے دیا ہے اور میں نے اپنے محکمہ سے دریافت کیا ہے اس کے لیے کبھی پیسہ نہیں رکھا گیا ہے باقی یہ مولانا صاحب کی منسٹری کی آپس کی باتیں ہیں۔ درمیان کی کوئی اپنی بات ہے۔ یہ درمیان کی ان کی باتیں ہیں مجھے ان کا پتا نہیں ہے وہ مجھ سے کیوں پوچھتے ہیں آپ کی اور مولانا صاحب کی درمیان کی کوئی بات ہوئی ہے۔ ہمارے محکمہ کے ریکارڈ پر ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ جیسا کہ سوال میں پوچھ رہے ہیں اس کا تو دو تانی صاحب جواب دے سکتے ہیں۔

مولانا امیر زمان جناب اسپیکر! اس بارے میں تو ریڈیو پر بھی اعلان ہوا ہے اور اس کے لیے ہمارے ایم این اے سردار محمد یعقوب خان ناصر صاحب نے افتتاحی تقریب بھی رکھی تھی لوگوں سے کہا گیا کہ وہ اس کا افتتاح کریں گے پھر یہ درمیان میں معاملہ گم ہو گیا پتا نہیں کہاں چلا گیا۔

سردار محمد طاہر خان لونی (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر آپ ہمیں بھی تو سنیں ہمارے حلقے میں ڈیم بن رہا ہے آپ ہم کو نہیں سنتے ہیں میں اس علاقے کا نمائندہ ہوں۔

جناب اسپیکر کیا سنجاوی آپ کے حلقے میں ہے۔ آپ کیا کہتے ہیں۔

سردار محمد طاہر خان لونی (وزیر) جی ہاں! یہ میرے حلقے میں ہے وہاں پہلے سے ڈیم بنے ہوئے ہیں یہاں اس ڈیم کی ضرورت نہیں ہے۔ سنجاوی آپ کو پتا ہے ایک تنگ ناوہ ہے جس کو درہ بھی کہتے ہیں۔ وہاں پر سنجاوی میں جتنی بھی زمینیں ہیں ان سب پر باغات ہیں وہاں پر ڈیم کی ضرورت نہیں ہے ایک ڈیم پہلے سے بنا ہوا ہے ایک بڑا ڈیم اریگیشن نے بنایا ہوا ہے اور ڈیم کی نہ ضرورت ہے اور نہ بن سکتا ہے۔

X ۶۴۰ مولوی امیر زمان

کیا وزیر آبپاشی و برقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایک نوٹیفکیشن کے تحت صوبہ میں جن آبپاشی اسکیمات پر کام شروع نہیں ہوا ہے ان کی رقم واپس کرنے اور بعض اسکیمات پر کام روک دینے کے احکام جاری کیے گئے ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کو جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ اسکیموں کو کینسل کرنے اور بعض اسکیمات پر کام کو درمیان میں روک کر فنڈز ضائع کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟ نیز کیا یہ اقدام صوبائی حکومت کے فیصلوں کی خلاف ورزی نہیں۔ کیا کسی وزیر کو صوبائی کابینہ کی فیصلوں کو توڑنے کا اختیار ہے؟

وزیر آبپاشی و برقیات

(الف) جی نہیں یہ درست نہیں ہے۔

(ب) جواب (الف میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر کوئی ضمنی سوال ہے۔

مولانا امیرزمان جناب اسپیکر! وہاں یہ جو ڈیلے ایکشن ڈیم بن رہا ہے اس پر کام شروع نہیں ہے بقول ٹھیکیدار کہ یہ کہا گیا ہے کہ یہ کام آپ واپس کردیں اور یہ کام بند کردیں۔ تو خان صاحب اس بارے میں کیا فرمارہے ہیں۔

عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر آب پاشی و برقیات)

میں اس بارے میں مولانا صاحب سے عرض کروں گا کہ ٹھیکیدار نے بالکل جھوٹ بولا ہے ایسا کوئی آرڈر میری طرف سے نہیں گیا ہے اور نہ محکمہ کی طرف سے گیا ہے نہ ایسی کوئی بات ہے بلکہ اس کام کے سلسلے میں میں نے کہا جلد شروع کیا جائے۔

مولانا امیرزمان شکریہ۔ جناب والا! ایک گزارش ہے کہ میری معلومات کے مطابق ایریگیشن محکمہ کے پاس ۲۵ ڈوزر ہوں گے اور وہاں پر محکمہ زراعت کے ڈوزر کام کررہے تھے مگر اب وہ بھی فارغ نہیں ہے کام رک گیا ہے تو خان صاحب اس بارے میں تعاون کریں۔

عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر آبپاشی و برقیات) چونکہ اس کا سوال سے کوئی تعلق نہیں ہے اس کے لیے علیحدہ سوال پوچھ لیں۔

جناب اسپیکر نہیں یہ ایک سجیشن ہے اور آپ سے درخواست کررہے ہیں۔

مولانا امیرزمان میں اس کے لیے آپ سے درخواست کر رہا ہوں۔ اریگیشن والے اس کو ڈوزر مہیا کردیں تاکہ کام شروع کرواسکیں۔

عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر آبپاشی و برقیات) ! انشاءاللہ کریں گے کام جلد شروع کریں گے۔

مولانا امیرزمان جناب خان صاحب آپ کا بھی شکریہ۔ سردار صاحب کا بھی شکریہ۔

جناب اسپیکر رخصت کی درخواستیں اگر ہوں تو سیکرٹری اسمبلی پیش کریں۔

(رخصت کی درخواستیں)

سیکرٹری اسمبلی (محمد حسن شاہ) جناب سردار ثناء اللہ نے یہ اطلاع دی ہے کہ چند ناگزیر وجوہ کی بنا پر اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے۔ لہٰذا ان کے حق میں اسمبلی اجلاس سے آج کی رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب اسپیکر (آیا رخصت منظور کی جائے۔)

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی سردار چاکر خان ڈومکی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ علاج کے سلسلہ میں کراچی جارہے ہیں لہٰذا ۲۱ نومبر تا اختتام اجلاس رخصت منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی جناب ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ پشین اور برشور کے دورہ پر ہیں جس کی وجہ سے وہ اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے۔ لہٰذا ان کے حق میں ۲۱ نومبر کی رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب اسپیکر ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب تو موجود ہیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) جناب والا! دورہ منسوخ ہوا اور میں اجلاس میں شریک ہوگیا۔

سیکرٹری اسمبلی جناب جانسن اشرف صاحب نے اطلاع دی ہے کہ انہوں نے میڈیکل چیک اپ کے لیے سول ہسپتال جانا ہے۔ ان کے حق میں اسمبلی اجلاس سے آج کی رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی جناب سردار فتح علی عمرانی صاحب نے یہ اطلاع دی ہے کہ ان کی طبیعت ناساز ہونے کی بنا پر وہ اسمبلی اجلاس میں شریک ہونے سے قاصر ہیں لہٰذا ان کے حق میں ۲۱ تا ۲۲ نومبر کی رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب اسپیکر آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی جناب میر محمد علی رند نے اطلاع دی ہے کہ وہ سیلاب زدہ علاقوں کے دورہ پر تربت کے دورہ پر گئے ہوئے ہیں۔ لہٰذا ان کے حق میں ۲۱ تا ۲۴ نومبر کی رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی جناب میر عبدالمجید بزنجو نے یہ اطلاع دی ہے کہ ان کی طبیعت ناساز ہے۔ لہٰذا ان کے حق میں آج کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گی)

جناب اسپیکر تحریک استحقاق نمبر ۵ مولانا امیر زمان صاحب پیش کریں۔

مولانا امیر زمان جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ گزشتہ سال اکتوبر کے اجلاس کے دوران بلوچستان اسمبلی نے ایک قرارداد منظور کی تھی کہ پرانی سرکاری کالونیوں کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں اور اس سلسلہ میں عمل درآمد کے سلسلہ میں ایک کمیٹی میر جان محمد جمالی کی سربراہی میں قائم کی گئی تھی لیکن میں اس سلسلے میں اب تک کوئی کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی جس سے ایک طرف ان کالونیوں کے مکینوں میں اضطراب پایا جاتا ہے اور دوسری طرف اسمبلی کے ارکان کے استحقاق بھی مجروح ہو رہا ہے کہ ان کی متفقہ قرارداد کا صوبائی حکومت کوئی نوٹس نہیں لے رہی ہے۔ لہٰذا ایوان کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر تحریک استحقاق جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ گزشتہ سال

اکتوبر کے اجلاس کے دوران بلوچستان اسمبلی نے ایک قرارداد منظور کی تھی کہ پرانی سرکاری کالونیوں کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دیے جائیں اور اس سلسلہ میں عمل درآمد کے سلسلہ میں ایک کمیٹی میر جان محمد جمالی کی سربراہی میں قائم کی گئی تھی لیکن اس سلسلے میں اب تک کوئی کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی جس سے ایک طرف ان کالونیوں کے مکینوں میں اضطراب پایا جاتا ہے اور دوسری طرف اسمبلی کے ارکان کا استحقاق بھی مجروح ہو رہا ہے کہ ان کی متفقہ قرارداد کا صوبائی حکومت کوئی نوٹس نہیں لے رہی ہے۔ لہٰذا ایوان کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر مولانا صاحب اس تحریک استحقاق کے ٹیکنیکل فورم کے بارے میں آپ کیا کہیں گے؟

مولانا امیر زمان جناب اسپیکر! اس اجلاس میں جو میری معلومات ہیں یہ قرارداد پاس ہوئی پھر کابینہ میں بھی یہ مسئلہ چھیڑا گیا وہاں پر بحث ہوئی بحث کے دوران سعید احمد ہاشمی نے خصوصاً" کوئٹہ کے کچے مکانوں میں جو لوگ آباد ہیں ان پر زور دیا پھر یہ کمیٹی بن گئی تو جہاں تک میں نے سنا ہے کہ سبی میں کچھ لوگوں کو یہ مکانات کے مالکانہ حقوق دیے گئے ہیں اور باقی بلوچستان میں کسی کو نہیں دیے گئے لہٰذا میری گزارش ہے کہ سارے بلوچستان میں جتنے بھی لوگ آباد ہیں وہ لوگ سالوں سے وہاں پر رہتے ہیں۔ ان کی دیکھ بھال اور مرمت بھی کرتے ہیں۔ تو ان کا حق بنتا ہے کہ ان کو اس کے مالکانہ حقوق دیے جائیں۔ جہاں تک مجھے اپنے ضلع کی معلومات ہیں ہمارے ہاں ایک جگہ جہاں پر پرانا ہسپتال ہے۔ وہاں پر لوگ انگریزوں کے وقت سے آباد ہیں۔ وہ اس کی دیکھ بھال بھی کرتے ہیں۔ اب ہم نے سنا ہے کہ ان کو نوٹس دیا گیا ہے کہ آپ وہاں سے نکل جائیں حالانکہ اس کے متعلق یہاں پر قرارداد بھی پاس ہوئی ہے اور کابینہ نے اس کے لیے وزارتی کمیٹی بھی بنائی ہے اس میں لیبر کے سیکرٹری صاحب بھی موجود تھے اور اس طرح ہمارے ہاں جو رسالہ ایک جگہ ہے وہاں پر جو لوگ آباد ہیں۔ ان کے بارے میں میں نے سنا ہے کہ ان کو آڈر دیا گیا ہے کہ اس کو ہم ڈوزر سے مسمار کریں گے تو میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ بلوچستان کے لوگوں کا متفقہ مسئلہ ہے اور بلوچستان اسمبلی کے تمام ممبران نے متفقہ طور پر یہ قرارداد پیش کی ہے اس پر ابھی تک کوئی عمل درآمد نہیں ہوا۔ یہ مسئلہ اس طرح پڑا ہوا ہے۔ لہٰذا میرا مقصد یہ ہے کہ اس سے اسمبلی کے ارکان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور وہ مکین جو آباد ہیں اور وہ لوگ جو کچے مکانات میں آباد ہیں ان کے لیے بھی ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے اور زمستان میں ان کے لیے مسئلہ ہے انہیں وہاں سے نکال دیا جائے اور ان کے لیے مشکلات ہوں اگر ان کی جگہیں مسمار کی جائیں تو یقیناً" ان کے لیے بڑی مشکلات ہوں گی۔ میرا کہنے کا مقصد یہ

تھا۔

جناب اسپیکر میر جان محمد جمالی صاحب آپ اس سلسلہ میں وضاحت کریں۔

میر جان محمد جمالی (وزیر) جناب والا! میں تھوڑی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ جس وقت میں منسٹر سروس اینڈ جنرل ایڈ منسٹریشن تھا ہم لوگوں نے اس مسئلہ کو کابینہ میں موو کیا تھا۔ اس وقت مولانا صاحب بھی ہمارے ساتھی تھے۔ اس وقت یہ طے پایا تھا کہ سعید ہاشمی صاحب کو اس کمیٹی کا چیئرمین بنایا جائے کیونکہ اس میں زیادہ تر ہمارے کوئٹہ کے ملازمین ایفیکٹڈ (Effected) تھے۔ اس کے بعد میٹنگز ہوتی رہیں۔ اس کمیٹی کے چیئرمین ہاشمی صاحب ہیں۔ میری جو اطلاع ہے اس کے مطابق انہوں نے ایک بڑی تفصیلی رپورٹ تیار کر کے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو بھیجی تھی کیونکہ یہ سرکاری املاک ہیں۔ ان سے ان کا پیسہ بھی لیا جائے گا۔ جس کی انسٹالمنٹ بھی ہوں گی۔ اس سے آگے کی وضاحت کے لیے میں سعید ہاشمی صاحب نے گزارش کروں گا۔ وہ کریں۔

جناب اسپیکر سعید احمد ہاشمی صاحب آپ اس سلسلے میں کچھ فرمائیں گے۔

سعید احمد ہاشمی (وزیر) جناب اسپیکر! مولانا امیر زمان صاحب کی تحریک التوا اس حد تک تو ضرور درست ہے کہ قرارداد متفقہ طور پر اسمبلی نے منظور کی تھی اور ان ہی دنوں میں نے کیبنٹ میں یہ نکتہ اٹھایا تھا اور ورکنگ پیپر بھی لے کر گیا تھا اور اس وقت کیبنٹ میں موجود ساتھیوں نے اس بات کی تائید کی تھی اور اصولی طور پر کیبنٹ نے اس کی منظوری دے دی کہ وہ کالونی جو کوئٹہ میں موجود ہیں اور جن میں ہمارے بلوچستان کے ملازمین رہائش پذیر ہیں کافی عرصہ سے انہیں Dicinvest کردیا جائے اور ان حضرات کو مالکانہ حقوق دے دیئے جائیں جو اس میں رہ رہے ہیں۔ ساتھ ساتھ کیبنٹ نے یہ بھی فیصلہ کیا تھا کہ ایک سب کمیٹی بنائی جائے۔ میری سربراہی میں جو اس کا طریقہ کار وضع کرے گی کہ یہ مالکانہ حقوق ان لوگوں کو کیسے دیئے جائیں۔ طریقہ کار وضع کرنے کے لیے ہم نے وہ کمیٹی بنائی ہے۔ اس کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں مختلف محکموں کے لوگ تھے ہر ایک نے اپنی رائے دی۔ اس وقت میں نے محسوس کیا کہ کچھ دوست ایسے ہیں جو اس میں رکاوٹیں کھڑی کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بات میں چیف منسٹر اور متعلقہ سرکاری حضرات کے نوٹس میں بھی لایا تھا رولز آف بزنس کے تحت جب کیبنٹ میں فیصلہ ہو جائے تو پھر متعلقہ محکمہ کا کام یہ ہے کہ وہ اس فیصلے پر عمل درآمد کرے اور عمل درآمد کی رفتار سے چیف سیکرٹری کو آگاہ رکھے لیکن افسوس کی بات ہے کہ اس کے ہر پہلو پر اپنی رائے دی اور وہ طریقہ کار بھی

حکومت کو پیش کیا کہ اس طریقے سے حکومت لوگوں سے قسطیں لے اس طرح کی کلکولیشن (Calculation) کی جائے لیکن افسوس کی بات ہے کہ مختلف محکموں میں یہ بات پھنس گئی ہے اور اب تک اس پر عمل درآمد نہ ہو سکا۔ میں امید کرتا ہوں کہ آج جب کہ یہ معاملہ پھر اسمبلی کے سامنے آیا ہے تو وہ محکمے جن کا اس سے تعلق ہے۔ وہ اس کی رفتار کو تیز کریں گے اور نہ صرف ہاؤس کو فیصلے کو مدنظر رکھیں گے بلکہ کیبنٹ کے متفقہ فیصلے پر فوری طور پر عمل درآمد ہوگا۔

مولوی عصمت اللہ جناب اسپیکر اس قرارداد کی حمایت کرتے ہوئے سعید ہاشمی صاحب نے کہا کہ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ "کہ اس پر کارروائی نہیں ہوئی۔" میں جناب سعید احمد ہاشمی صاحب کے افسوس پر افسوس کرتا ہوں کہ کارروائی کیوں نہیں ہوئی اور ہم تو افسوس کرتے ہیں سعید احمد ہاشمی صاحب بھی افسوس کریں یہ تو یقیناً" افسوس کی بات ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اس میں دو باتیں قابل غور ہیں جیسا کہ جناب سعید احمد ہاشمی صاحب نے فرمایا کہ "فیصلہ یہ ہوا تھا کہ کوئٹہ کے ملازمین کو یہ الاٹ کردی جائے حالانکہ قرارداد صرف کوئٹہ کے لیے تو نہیں تھا بلکہ وہ بلوچستان کے لیول کی قرارداد تھی کہ جہاں بھی متعلقہ محکمہ کے اسٹاف رہتے ہیں ان کو ان کے نام پر الاٹ کی جائے دوسری بات یہ ہے کہ جیسا کہ قرارداد میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ بعض ملازمین کو کچھ مکانات الاٹ ہوئے ہیں اب بعض کو نہیں ہوئے ہیں۔ اس کی اگر وضاحت کی جائے کہ واقعتاً" کچھ لوگوں کو الاٹمنٹ ہوئے ہیں یا نہیں ہوئے ہیں اگر ہوئے ہیں تو کن رولز کے تحت ہوئے ہیں؟ میں یہ وضاحت چاہتا ہوں۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) جناب اسپیکر میں اس بات پر حیران ہوں کہ ایک مہینہ پہلے جب مولانا صاحب خود وزارت میں تھے یہ کافی دیر کی بات ہے اس وقت مولانا صاحب نے اس کو کیبنٹ میں کیوں نہیں اٹھایا؟ یہ سوال ہے۔ یہ تو وہ اس وقت ہونا چاہیے تھا اور وہ خود ہی اس کا فیصلہ کرواتے کہ اس کا کس محکمہ کے ساتھ تعلق ہے اور کیوں ہے؟ اب آپ اس کو قرارداد کی صورت میں لا رہے ہیں قرارداد سے بہتر تو یہ تھا کہ اس وقت وہ خود اس کو کیبنٹ میں لاتے اور اس پر عمل درآمد کرواتے۔

مولوی عبدالغفور حیدری جناب اسپیکر ریکارڈ درست کرنے کے لیے جی تین مہینے پہلے۔

جناب اسپیکر جی مولانا امیر زمان صاحب فرمائیں۔

مولوی امیر زمان جناب اسپیکر میرا مقصد یہ ہے کہ جہاں تک ہماری معلومات میں ہے کہ کچھ لوگوں کو دیا گیا ہے مثلاً" کچھ کلرکوں کو دیا گیا ہے یا سبھی میں کسی کو دیا گیا ہے جہاں تک ایسے لوگ ہیں جیسا کہ میں نے

نام لیا ہے کہ رسالہ وغیرہ جو ہے ان کو نہیں دیا گیا ہے میرا مقصد یہ ہے کہ وہ ہاشمی صاحب اگر اس کی وضاحت کردیں کہ چند لوگوں کو دیا گیا ہے اور چند لوگوں کو کیوں نہیں دیا گیا ہے؟ اور........

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر ! اسلم صاحب آپ سے پہلے ڈاکٹر مالک صاحب کھڑے تھے پہلے انہیں بولنے کا موقع دیا جائے۔

مولوی امیر زمان جناب میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں دوسرا مقصد یہ ہے کہ قرارداد بلوچستان کے لیے تھا ہاشمی صاحب کوئٹہ کی بات کرتے ہیں ان دونوں کی ذرا وضاحت کی جائے؟

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) جناب پوائنٹ آف آرڈر میں وضاحت چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر ! جی فرمائیں۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) یہ تحریک استحقاق تھی قرارداد ہے میں نہیں سمجھا؟

جناب اسپیکر ! یہ اس قرارداد کا ریفرنس دے رہے ہیں جو پاس ہوئی ہے۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) کیا آپ نے بحث کے لیے اجازت دے دی ہے؟

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ جناب اسپیکر میں ایک چیز کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مولانا صاحب صحیح کہہ رہے ہیں یا تو گورنمنٹ بینچز سے جو قرارداد اسمبلی میں آجاتی ہے یا تو اس کا ڈٹ کر اور اگر وہ اس کو امپلیمنٹ (Implement) نہیں کرسکتے یا پھر اس کو یہیں سے کل (Kill) کردے اب ایک چیز منظور ہو جاتی ہے اور کیبنٹ میں چلا جاتا ہے کیبنٹ بھی اس کو اپروو (Approve) کردیتا ہے بے بسی کا اظہار ہاشمی صاحب کررہے ہیں میں نہیں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ بے بس ہے اتنا معصومانہ انداز میں وہ جس پر ہم لوگوں کو رحم آرہا ہے کہ بھئی ہم اپنا استحقاق واپس لے رہے ہیں۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) جناب اسپیکر پہلے میں اس بات کی وضاحت کردوں کہ کسی کو بھی مالکانہ حقوق نہیں دیے گئے ہیں الاٹمنٹ تو ہوتی رہتی ہے لوگوں کے نام یہ جو قرارداد تھا یا کیبنٹ کا جو فیصلہ ہے وہ سرکاری جو کالونیز ہیں ان کو سرکاری ملازمین کو مالکانہ حقوق دیے جائیں اور میں نے جس بے بسی کا اظہار کیا ہے وہ حقائق پر مبنی ہے جتنی انگریزی میں لکھ سکتا تھا وہ میں نے لکھ کر پیش کردی ہے اس میں قسم قسم کی پیچیدگیاں سامنے آئی ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ وزیر خزانہ جناب محمد اسلم خان رئیسانی اگر ہمت کریں انشاء اللہ تعالیٰ یہ کام اسی

دسمبر میں پایہ تکمیل کو پہنچ سکتا ہے جہاں تک مولانا امیرزمان صاحب نے فرمایا کہ سعید احمد ہاشمی کوئٹہ کا ذکر کرتا ہے تو جناب مجنوں کو لیلیٰ کے گھر کا ہی تو راستہ نظر آتا ہے۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ) جناب اسپیکر میں.........

مولوی عبدالغفور حیدری میں سعید احمد ہاشمی کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں اگر حزب اقتدار والے اس طرح کا صاف گوئی اور صداقت سے کام لیں تو شاید اختلاف بھی نہ ہوں اور مسائل بھی جلد حل ہوں۔

جناب اسپیکر ! جی نواب رئیسانی صاحب فرمائیں۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ) جناب اسپیکر مولانا امیرزمان ہاشمی صاحب کی تحریک استحقاق پر بحث چل پڑی ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ مسئلہ سعید ہاشمی اور مولانا امیرزمان ہاشمی کے درمیان یہ دو ہاشمیوں کا مسئلہ ہے اور ہمیں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہیے یہ دونوں ہاشمی بیٹھ کر اس مسئلہ کو حل کریں۔

جناب اسپیکر جی ہاشمی صاحب۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) جناب اسپیکر صرف کچھ کو آرڈینیشن کی ضرورت ہے باقی اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

جناب اسپیکر ! نواب صاحب اس سلسلے میں آپ پروسیڈ (Proceed) کر رہے ہیں یہ قرارداد نمبر ۳۴ جو ہے اس کو آپ پروسیڈ کر رہے ہیں اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

نواب محمد اسلم خان رئیسانی (وزیر خزانہ) اس میں جناب اسپیکر ہماری میٹنگ ہاشمی صاحب کے ساتھ اور اس مسئلہ کو ہم دیکھیں گے کیونکہ مولوی امیرزمان صاحب اور ہاشمی صاحب اس کو اپنے نقطہ نظر سے دیکھتے ہیں لیکن ہم تو اس کے فنانشل ایکسپینسز (Financial eacpenses) کو مدنظر رکھ کر ہم کوئی فیصلہ کر سکتے ہیں۔

مولوی امیرزمان جناب اسپیکر اگر اس مسئلہ پر بحث کریں تو کیا فرق پڑتا ہے؟

جناب اسپیکر ٹھیک ہے اجلاس کے بعد آپ لوگ اس سلسلے میں ڈسکس (Discuss) کر لیں اس کے لیے کوئی راستہ نکالیں۔

مولوی امیرزمان اس کا کب جواب ملے گا؟

جناب اسپیکر آپ ان سے کوآرڈینیٹ کریں۔

مولوی امیرزمان ۲۴ تاریخ کو اگر نواب صاحب یہاں پر جواب دے دیں تو پھر کیا ہو گا؟

جناب اسپیکر آپ آپس میں........ آپ ہیں سعید ہاشمی صاحب ہیں نواب صاحب ہی میٹنگ کریں اس کا جو بھی راستہ نکلتا ہے یہ سرکاری کوارٹرز ہیں یہ جو قرارداد ہے وہ یہ ہے کہ "یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ عرصہ دراز سے تمام سرکاری کوارٹروں میں رہائش پذیر سرکاری ملازمین کو ان کے سرکاری کوارٹروں کے مالکانہ حقوق آسان قسطوں پر دیے جائیں۔" یہ ہے قرارداد اس پر عمل در آمد کے لیے کوئی طریقہ کار وضع کریں تحریک التواء نمبر۷ جناب حیدری صاحب آپ کی ہے اور جان جمالی صاحب ۲۴ کو اس سلسلے میں اپنا جواب دے دیں گے تو اس کو ۲۴ تاریخ لے لیتے ہیں۔

مولوی عبدالغفور حیدری (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر میں نے یہ تحریک شروع میں دیا تھا انکار یہی تھا کہ جان جمالی صاحب تشریف لائیں گے لیکن وہ اس سیشن میں تقریباً" غائب رہے ہو سکتا ہے کہ وہ ۲۴ تاریخ کو پھر تشریف نہ لائیں آج وہ خود بھی تشریف فرما ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں وہ وضاحت بھی فرمائیں اور جہاں تک اخبارات کا تعلق ہے ظاہر ہے کہ حقائق یا تو مقرر کی زبان سے سامنے آتے ہیں یا صحافیوں کے قلم سے معلوم کیے جاتے ہیں اور اگر اخبارات حقیقت لکھ دیتے ہیں تو ان کو دبایا جاتا ہے اور ان کے اشتہارات بند کیے جاتے ہیں پھر دوسرا طریقہ جناب اسپیکر آپ جانتے ہیں۔

جناب اسپیکر ۲۴ تاریخ کو جان محمد جمالی صاحب آپ ہوں گے؟

میر جان محمد خان جمالی (وزیر) چلو زندگی رہی تو ضرور ہوں گے۔

مولوی عبدالغفور حیدری ماشاء اللہ کرنٹ ہے آپ کے جسم میں۔

میر جان محمد خان جمالی (وزیر) لیکن ایک چیز گزارش کرتا چلوں کہ ایک ۴۱ صفحات کی متفقہ طور پر پالیسی بنائی ہے ان کے مالکوں کے ساتھ ملک کے جرنلسٹس بلوچستان یونین آف جرنلسٹس پاکستان یونین آف جرنلسٹس اور بلوچستان حکومت کا وہ جو کتابچہ ہے وہ اردو میں ہی ہے اسے میں سیشن کے بعد مولانا صاحب کو پیش کروں گا کہ وہ اسے ایک دفعہ دیکھ لیں اگر اس کے برعکس کوئی چیز ہو رہی ہے تو پھر ۲۴ تاریخ کو پھر جواب دے دیں گے۔

جناب اسپیکر مولانا ٹھیک ہے؟

مولوی عبدالغفور حیدری وہ تو ہم پڑھیں گے لیکن گزارش یہ ہے کہ ان اخبارات کو جن کا میں

نے ذکر کیا ہے ان اخبارات کو پہلے اشتہارات ملتے تھے اور اب بند ہو گئے ہیں اور آج سے چھ ماہ قبل آپ کے علم میں ہوگا کہ یہاں ایک تحریک لائی گئی تھی انتخاب کے اشتہارات بند کیے گئے تھے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ جارحانہ رویہ ہے......

جناب اسپیکر یہ بات مولانا صاحب آپ ۲۴ تاریخ کو کر لیجئے گا۔

مولوی عبدالغفور حیدری جو اخبارات حکومت کے لیے کچھ نرم گوشہ رکھتے ہیں ان کے اشتہارات بند نہیں ہوئے ہیں اور جو صاف لکھتے ہیں حق گوئی سے اب اسلام آباد میں خبریں نے جو وہاں کے اسکول کی جو تصاویر دیں تو آئے دن ان کو دھمکیاں جناب اسپیکر میں سمجھتا ہوں کہ یہ انصاف کے منافی ہے۔

☆ **جناب اسپیکر** مولانا صاحب آپ کی تحریک التواء پر فیصلہ نہیں دیا جارہا ہے ۲۴ تاریخ کو آپ کا تحریک التواء ہوگا آپ ۲۴ تاریخ کو آپ بحث کر لیں۔

مولوی عبدالغفور حیدری ۲۴ تاریخ کے لیے میں ڈر رہا ہوں کہ شاید جان جمالی صاحب نہ ہوں۔

جناب اسپیکر وہ کہہ رہے ہیں کہ "میں رہوں گا۔" جی ڈاکٹر مالک صاحب تحریک التواء نمبر ۸ پیش کریں۔

جناب اسپیکر ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ صاحب نے تحریک التواء کا نوٹس دیا ہے لہٰذا وہ اپنی تحریک ایوان میں پیش کریں۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ جناب اسپیکر میں آپ کی اجازت سے ایوان میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ پچھلے دنوں سے آئی جے آئی کی حکومت کی طرف سے ملک کے مختلف شہروں میں اپوزیشن کے لیڈروں اور کارکنوں پر لاٹھی چارج آنسو گیس کی استعمال اور گرفتاریوں کا جو سلسلہ شروع کیا گیا ہے یہ عمل جمہوریت اور جمہوری اداروں کے خلاف ایک سازش ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ پچھلے دنوں سے آئی جے آئی کی حکومت کی طرف سے ملک کے مختلف شہروں میں اپوزیشن کے لیڈروں اور کارکنوں پر لاٹھی چارج آنسو گیس کی استعمال اور گرفتاریوں کا جو سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ یہ عمل جمہوریت اور جمہوری اداروں کے خلاف ایک سازش ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی جائے۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ جناب اسپیکر میں سمجھتا ہوں کہ ایک بار پھر حکمران ملک میں جمہوریت اور

جمہوری اداروں کے خلاف محلاتی سازشوں میں مصروف ہیں اور اس ملک کے عوام نے جمہوریت کے لیے جو بے پناہ قربانیاں دی تھیں آج اس کا پھر گلا گھونٹا جارہا ہے اور حکمران ملک کو ایک بار پھر آمریت کی جانب دھکیل رہے ہیں۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر محکمہ منصوبہ بندی) جناب اسپیکر میں آپ کے توسط معزز رکن سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جمہوریت کا گلا کون گھونٹ رہا ہے۔ اپوزیشن یا حکومت؟

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ جناب اسپیکر مین جس محلاتی سازشوں کی بات کررہا ہوں یقیناً" اس میں آئی جے آئی ہے جو اسلام آباد میں محلوں میں بیٹھ کر یہاں کے عوام کے خلاف سازش کررہی ہے۔ جناب والا میں اپنی بات کرلیتا ہوں اس کے بعد جو لوگ سمجھتے ہیں کہ میں نے غلط بات کی وہ اس پر بحث کریں۔ حکمرانوں نے ۱۹۹۰ء کے الیکشن میں دھاندلی کرکے ووٹ کی تقدس کو پامال کیا۔ اب وہ اس ملک میں تحریر و تقریر اور جلسہ جلوسوں کی جو بنیادی حق ہے اس پر وہ ڈاکہ ڈال رہے ہیں۔ پریس کی آزادی کو سلب کرکے صحافیوں پر تشدد حملے کیے جارہے ہیں اور اپوزیشن جو جمہوریت میں ایک لازمی جزو ہوتی ہے۔ اس کے ورکروں لیڈروں اور کارکنوں پر تمام ریاستی مشینری کو بروئے کار لاکر ان پر لاٹھی چارج جاری ہے ان کو گرفتار کیا جارہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں جس طرح آپ لوگوں نے میرباز محمد کھیتران کو روڈ سے گرفتار کیا شاید کہ میرے وارنٹ گرفتاری اسمبلی کے اندر سے جاری کریں۔

نواب ذوالفقار مگسی (وزیر داخلہ) پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر جی۔

نواب ذوالفقار علی مگسی (وزیر داخلہ) صوبائی حکومت کے پاس ایسی کوئی انسٹرکشن نہیں کہ وہ کسی کو گرفتار کرے۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ جناب وہ گرفتار ہوچکا ہے اور اس وقت ہسپتال میں ہے۔

نواب ذوالفقار علی مگسی (وزیر داخلہ) جناب اسپیکر مجھے اپنی بات مکمل کرنے دیں۔ ہماری گورنمنٹ کی طرف سے کوئی انسٹرکشن نہیں کسی کو گرفتار کرنے کی۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہ اپنا جلسہ جلوس پرامن طریقے سے کریں۔ اگر میرباز صاحب کسی توڑ پھوڑ کرنے کے سلسلے میں گرفتار ہوا ہے۔ اس کا مجھے علم نہیں۔

مولوی امیر زمان جناب اسپیکر مین معزز منسٹر صاحب کی علم میں لانا چاہتا ہوں۔ کہ پی ڈی اے کے رکن میرباز محمد خان کھتران کو پولیس والوں نے جناح روڈ سے گرفتار کیا اور اس کو مارا پیٹا اور اس وقت وہ ہسپتال میں زیر علاج ہے۔

مولوی عبدالغفور حیدری جناب اسپیکر میں سمجھتا ہوں کہ اب پی ڈی اے والے حزب اقتدار میں مزید نہیں بیٹھ سکتے۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ جناب اسپیکر میں اس کی بھی وضاحت کرتا چلوں کہ وفاق نے وحدتوں میں جو حکومتیں قائم کی ہیں۔ وہ برائے نام ہیں اور اس کی سب سے بڑی مثال یہ دیتا ہوں کہ جب کوئٹہ سے پی ڈی اے کے ورکر اسلام آباد جا رہے تھے۔ ان پر آنسو گیس کے شیل اور لاٹھی چارج کی گئی۔ اس کے بعد ہمارے چیف منسٹر صاحب نے مختصراً" بیان دیا کہ جی ہمیں تو پتا نہیں تھا۔ وہ تو دوسرے وفاقی ادارے تھے تو میں منسٹر ہوم صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ بلوچستان گورنمنٹ کی وفاق کے سامنے کوئی حیثیت نہیں کہ آج آپ کو پتا نہیں چیف منسٹر صاحب کو پتا نہیں لیکن میں یقین سے کہتا ہوں کہ بے چارے باز محمد صاحب معزز رکن اسمبلی ہو کر پٹ چکا ہے۔ جناب اسپیکر میں اس کو سنجیدگی سے لے رہا ہوں اور آئی جے آئی کوششیں کر رہا ہے۔ جس طرح اس ذمے دار لیڈروں میں سے ایک نے کہا کہ اپوزیشن کے بازو اور ٹانگیں توڑدوں گا دوسری طرف فیڈرل منسٹر چوہدری نثار کہتا ہے کہ پی ڈی اے کی کال پر عوام نے کوئی ریسپانس (Response) نہیں دیا اور چوہدری شجاعت نے کہا کہ یہ نام نہاد لانگ مارچ ناکام ہو چکا ہے۔ میں ان اصل مسلم لیگیوں کے خدمت میں اتنا عرض کرتا ہوں کہ "سیلاب کو نہ روکیے راستہ بنائیے کس نے کہا کہ گھر لب دریا بنائیے۔"

(ڈیسک بجائے گئے)

آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر لانگ مارچ ناکام ہو گئی تو آپ نے اس ملک کی تاریخ میں کبھی بھی جمہوری اداروں کے جمہوری لوگوں نے اس قسم کے اقدامات نہیں کیے۔ اس سے قبل بلوچستان پر کئی مرتبہ آپ نے حملے کیے یہاں کے لوگوں کو مارا پیٹا ان کی بے حرمتی کی صرف اور صرف اپنے اقتدار کو بچانے کی خاطر۔ آج آپ نے لاہور اور پنڈی کا گلہ گھونٹنا شروع کیا میں اپنے دوستوں سے عرض کروں کہ لاہور اور پنڈی بلوچستان نہیں وہاں کا خون یہاں کے خون کے برابر نہیں وہاں کے خون کا آپ کو حساب دینا ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اہم مسئلہ ہے اس پر بحث ہونی چاہیے۔ کیونکہ آئینی طور پر ہر شخص کو معاشرے میں کسی ریاست میں رہتے ہوئے جلسے جلوس کا حق

حاصل ہے اور آج جو جلسہ ہوا ہے جن لوگوں نے جلوس نکالا پولیس نے ان پر حملے کیے شیلنگ کی یہ جمہوریت کے خلاف ایک سازش ہے اس سازش کو ہمیں روکنا ہے۔

حاجی محمد شاہ مردان زئی (وزیر محکمہ زکواۃ و عشر) جناب اسپیکر ڈاکٹر صاحب تعلیم یافتہ نوجوان سیاسی آدمی ہے وہ بھی حقیقت کو چھپا رہے ہیں۔ اپوزیشن والے غنڈہ گردی کر رہے ہیں اور حکومت عوام کی عزت بچا رہی ہے۔ جس شخص نے نگران وزیر اعظم کی حیثیت سے الیکشن کرائے آج وہ خود اس الیکشن کو نہیں مان رہے ہیں۔ دو سال بعد اس کو خیال آیا کہ یہ الیکشن بوگس تھے اب ڈاکٹر صاحب میر ہاز محمد کے بارے میں کہہ رہے ہیں کہ اس کو پولیس نے گرفتار کیا ہے۔ تو لگتا ہے کہ میر ہاز صاحب نے توڑ پھوڑ کی ہو تو حکومت کا یہ فرض بنتا کہ اس کو گرفتار کریں۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ جناب اسپیکر اس کو ایڈمٹ کر کے بحث کی اجازت دی جائے۔

حاجی محمد شاہ مردانزئی (وزیر) جناب اسپیکر آپ مجھے دو منٹ بات کرنے دیں۔ یہاں کوئٹہ میں ان کی کال پر کسی نے توجہ نہیں دی۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ جناب کوئٹہ کے لوگ زیادہ جمہوریت پسند ہیں اور ہر غیر جمہوری عمل کی مخالفت کریں گے۔ ملک میں جو کچھ ہو رہا ہے بلوچستان اس سے بے گانہ نہیں۔

جعفر خان مندوخیل (وزیر) جناب اسپیکر ہم بھی ڈاکٹر مالک صاحب کی بات کی تائید کرتے ہیں کہ غیر جمہوری عمل کو روکنے کے لیے حکومت خواہ مخواہ کچھ کرے گی جو تشدد کرتے یا رکاوٹ ڈالتے یہ سارا غیر جمہوری عمل ہے۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ جعفر خان صاحب آپ نے ہماری بات کی تائید کی۔ اس پر آپ کو بہت ڈنڈے برداشت کرنے ہوں گے۔ جس طرح جمالی صاحب نے اپنی بات کی اگلے دن تردید کی۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے ہماری بات کی تائید کی۔

مولانا عبدالغفور حیدری میں ڈاکٹر صاحب کی تحریک التوا کی حمایت کرتے ہوئے اس سلسلے میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جمہوریت کی بات تو کی جاتی ہے لیکن اس پر کبھی اس عنوان سے سوچا نہیں گیا دنیا میں جمہوری ممالک میں حزب اختلاف بھی ہے وہاں جلسے بھی ہوتے ہیں مظاہرے بھی ہوتے ہیں لیکن ان جلسوں اور ان مظاہروں کو سیاسی طور پے جمہوری انداز سے پسپا کیا جاتا ہے لانگ مارچ کے حوالے سے پی ڈی اے نے جس

جمہوری انداز سے یہاں کے مظالم کے خلاف ایک اعلان کیا اور اسلام آباد تک پہنچنے کا اور جلسے کرنے کا اور جس انداز سے حکومت نے اس لانگ مارچ کو روکا میں سمجھتا ہوں کہ تاریخ کے دامن پہ ایک سیاہ دھبہ ہوگا ظلم و جبر تشدد زیادتی انتہا کو پہنچی یہاں تک کہ خواتین کی بھی بے حرمتی کی گئی میں تو اس بات پر حیران ہوں کہ آئی جے آئی کی حکومت ایک یتیم عورت سے ڈرتی ہے اب اگر ان مردوں کو ان یتیم عورت کے مقابلے کی بھی صلاحیت نہیں ہے ورنہ کوئی ایسی بات نہیں تھی ایک جلسہ تھا ایک مظاہرہ تھا پورے فوج کو انہوں نے عملاً" اسلام آباد میں لاہور میں ملک کے دیگر شہروں میں داخل کر کے یہ واضح کردیا۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) معزز رکن غلط بیانی سے کام لے رہا ہے فوج کو کہیں استعمال نہیں کیا گیا اس کی تصدیق بی بی سی نے بھی کی ہے۔

مولانا عبدالغفور حیدری میں سمجھتا ہوں کہ آپ اخبارات نہیں پڑھتے آپ حالات سے بالکل بے خبر ہیں شاید اپنے بنگلے کے باہر آپ سوچتے نہیں ہے ورنہ دنیا نے یہ دیکھا ہے ٹیلی ویژن پہ یہ آیا ہے فوج کو آپ ہی کے وزیراعظم نے اعلان کیا کہ جی قومی شاہراوں کو فوج کے حوالے کیا ہے۔ (شور)

جناب اسپیکر صاحب میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ انہوں نے عملاً" مارشل لاء کو دعوت دی ہے عملاً" اپنی ناکامی کو ثبوت فراہم کیا ہے کوئٹہ میں کیا تھا دو سو چار سو ایک ہزار ہزار آدمیوں کا جلوس تھا اس پر آپ نے شیلنگ کی میں تو اس بات پر حیران ہوں یہاں تو دس دس ہزار بیس بیس ہزار کے جلوس بھی نکلتے ہیں پورے بازاروں میں گھومتے ہیں اور آج آپ ایک چھوٹے سے جلوس پہ شیلنگ کرتے ہیں اتنے آپ لوگ ڈر گئے ہو اگر آپ جمہوریت کی بات کرتے ہو پھر آپ کو جمہوریت کے انداز ے اپنانے ہوں گے جمہوریت کا طریق اپنانا ہوگا اب آپ نے اس طرح کی فضا پیدا کر کے یہ ظاہر کیا ہے کہ حزب مخالف کی جتنی بھی جماعتیں ہیں ان کو آپ متحد ہونے کا موقع فراہم کررہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ان کے دن گنے جاچکے ہیں یہ ناکام ہوچکے ہیں اور میں سمجھتا ہوں (شور)

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) ! جناب اسپیکر صاحب اس طرف بیٹھے ہوئے حضرات کو میرے خیال میں بولنے کا حق دیجئے۔

جناب اسپیکر تو اس طرح کرتے ہیں کہ اس کو کسی دوسرے تاریخ کو رکھ لیتے ہیں ۲۸ تاریخ کو۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) جناب اسپیکر صاحب میں صرف ایڈمسبلیٹی کی بات کرنا چاہتا ہوں وہاں سے تو باقاعدہ جمہوریت پہ تقریریں ہوئی ہے روشنی ڈالی گئی ہے میں اس حوالے سے صرف ایڈمسبلیٹی پر

بات کرنا چاہتا ہوں۔ (شور)

مولانا عبدالغفور حیدری مردانزئی صاحب آپ اسمبلی کے رولز پڑھیں آپ اسپیکر کو مخاطب کرے مجھے مخاطب نہیں کر سکتے آپ تو کم از کم وزارت سے فارغ نہیں تو اسمبلی کے رولز اور بزنس کیسے پڑھیں گے (شور)

جناب اسپیکر مولانا صاحب کی بات مکمل ہونے دیں کچکول صاحب پھر آپ کو سن لیتے ہیں۔

مولانا عبدالغفور حیدری تو میں گزارش کر رہا تھا جناب اسپیکر صاحب ان کو اپنا چہرہ شیشے میں نظر آچکا ہے ان کو اپنا جائزہ لینا چاہیے اور فوری طور پر مستعفی ہونا چاہیے مرکزی حکومت ہو یا صوبائی حکومت۔ (شور)

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) جناب اسپیکر صاحب مولانا صاحب کی بات کو آگے لے کر چلوں گا عین اسی جگہ سے استعفیٰ سے جناب آپ مجھے اجازت دیں کیونکہ میرے دوست عبدالمالک صاحب نے جمہوریت کی بات کی۔

مولانا عبدالغفور حیدری جناب اسپیکر صاحب ہاشمی صاحب تو ہمارے ساتھی تھے وہ جلد بازی سے کام لیتے ہیں۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) قطعاً" جلد بازی سے کام نہیں لیتا ہوں میں تو اسپیکر سے اجازت مانگ رہا ہوں کہ جمہوریت کی تقاضوں کی بات ہوئی ہے استعفوں کی بات ہوئی ہے میں اسی پے روشنی ڈالنا چاہتا ہوں جناب اسپیکر صاحب میری درخواست یہ ہے کہ اس تحریک کو۔

ڈاکٹر عبدالمالک اس کو ایڈمٹ کرکے پھر بات کی جائے۔ (شور)

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) جناب اسپیکر صاحب میں ایڈمسبلٹی پر بات کرنا چاہتا ہوں پہلے تو اس تحریک میں جو زیادہ حوالے دیے ہوئے ہیں پورے پاکستان کے دیے ہوئے ہیں کہ وہاں لاٹھی چارج ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس اسمبلی کے دائرہ اختیار سے باہر ہیں اسپسنسک (Specifir) اگر حوالہ ہوتا کسی لاٹھی چارج کا جو قندھاری بازار یا جناح روڈ پے ہوا ہے اس پے ضرور ہمارے ہوم منسٹر صاحب جواب دیتے کہ یہ کیوں ہوا اور کیسے ہوا جیسے کہ ابھی ابھی رقعہ ان کے پاس آیا باہر سے کہ ہمارے دوست باز محمد کیتھران کو شاید کسی غیر قانونی حرکت پے پکڑ لیا گیا ہے تو وہ بات درست ہے ہمارے دائرہ اختیار میں آتی ہے ڈاکٹر صاحب نے جمہوریت کی بات

کی میں معزز رکن سے اور ان کے ساتھیوں سے اور.........

حاجی محمد شاہ مردانزئی (وزیر) جناب اسپیکر صاحب آج آپ میں نے عجیب بات دیکھی کہ مولانا صاحبان بھی آج میز بجا رہے ہیں پہلے تو اس کو گناہ سمجھتا تھا کیا آج وہ گناہ بھول گیا؟

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) جناب اسپیکر صاحب میرا سوال یہ ہے کہ یہ جو تحریک چلی لانگ مارچ کے نام سے اس کا مقصد کیا تھا میں جہاں تک اخباروں سے سمجھا ہوں یا اپنے دوست ڈاکٹر مالک کی تقریر سے سمجھا ہوں اس کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ جناب ان اسمبلیوں کو ختم کیا جائے اس حکومت کو ختم کیا جائے ان اسمبلیوں کو ختم کیا جائے بشمول ہماری اسمبلی اور نئے الیکشن کرائے جارئیں میں کہتا ہوں کہ اگر آپ بھی ان کی باتوں کی تائید کرتے ہیں۔ آپ سمجھتے ہیں کہ اس اسمبلی کو نہیں رہنا چاہیے تو یہ تحریک آج اس اسمبلی میں کیسے لا رہے ہیں اب تو یہ ہے جتنی جرات آپ میں ہے حق تو تھا کہ آپ باہر بیٹھتے استعفیٰ دے دیتے کہ ایسی اسمبلیوں میں بیٹھنے کو تیار نہیں۔ اگر کوئی عوامی تحریک ہوتی تو آج ڈاکٹر مالک کے ساتھ سعید ہاشمی بھی آواز اٹھاتا کہ عوام کے حقوق کے لیے جدوجہد ہو رہی ہے یہ تو جمہوریت کے گلا گھونٹنے کی جدوجہد ہو رہی ہے کیا مارشل لاء کو ہم دعوت دے رہے ہیں یا یہ لانگ مارچ والے دعوت دے رہے ہیں تو مجھے افسوس ہے کہ ایک ایسا ساتھی جس نے ہمیشہ جمہوریت کے لیے آواز اٹھائی ہے ڈاکٹر مالک وہ آج ایک ایسی تحریک لے کر آیا ہے نجانے پچھلے ۴۸ گھنٹوں میں کیا ہوا ہے؟

ڈاکٹر عبدالمالک سر مجھے ایک چیز کی وضاحت کرنے دیں میں سمجھتا ہوں کہ ایک جمہوری کارکن کی حیثیت سے میرا فرض بنتا ہے جس طریقے سے حقائق کو سعید صاحب نے توڑ مروڑ کر اپنے موقف کو جس انداز میں پیش کر رہا ہے وہ حقائق کے برعکس ہیں شاید اس وقت وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ بنیادی حق ہے ریاست میں ہر فرد کا۔

جناب اسپیکر اس پر تقریر آپ کی ہوگئی ہے۔

ڈاکٹر عبدالمالک جی میں اس کو نہیں کہتا ہوں کہ وہ خود جو ہے نہ۔ (شور)

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) دوبارہ بات دھرانے کی ضرورت نہیں ہے ہم کو یاد ہے وہ باتیں اسمبلی کی ریکارڈ پر بھی آگئی ہیں وہ۔

ڈاکٹر عبدالمالک وہ ایک جمہوری چیز کو خود نہیں لا سکتا ہے خود میں شاید ایجٹیشن محسوس کر رہا ہوں اگر دوسرے لا رہے ہیں تو اس کو اپری شیٹ (Appreciate) کرنا چاہیے۔

جناب اسپیکر جی جعفر خان صاحب مولانا صاحب آپ کا نمبر آجائے گا۔ جی آپ سے پہلے ہیں

جعفر خان صاحب۔ جی جعفر خان صاحب۔

جعفر خان مندوخیل (وزیر) ڈاکٹر صاحب نے آج جو تحریک لائے ہیں دیکھ کر بڑی حیرانی ہوئی ہے کہ ہمارے دوست ڈاکٹر صاحب جیسے جمہوریت پسند پارلیمنٹرین وہ اس طرح کی تحریکیں لاتے ہیں اور وہ بھی ایسے عمل کی حمایت کرتے ہیں جس کو عوام نے ریجیکٹ کر دیا پبلک نے ریجیکٹ کر دیا ہے لانگ مارچ' لانگ مارچ کا مقصد کیا تھا لانگ مارچ کا مقصد یہ تھا کہ اس موجودہ حکومت کو ختم کر کے اسمبلیوں کا گھیراؤ کر کے اس موجودہ حکومت کو ختم کرائیں گے اس اسمبلی کو ختم کرائیں گے اور ایک قومی حکومت بنائیں گے جس کی آئین میں کوئی گنجائش نہیں ہے نہ آئین کی کسی شق کا ان لوگوں نے حوالہ دیا ہے اور آپ خود ہی ایک وکیل ہیں اور وہ بھی لانگ مارچ ڈنڈوں اور لاٹھیوں کے ساتھ اٹھائیں گے لوگوں کی دکانیں بند کرائیں گے گاڑیوں کے شیشے توڑیں گے اور دوسرا جو تخریبی عمل ان مواقع پر ہو سکے وہ کریں گے ٹیلی ویژن میں تو یہاں تک دکھایا گیا کہ دکانیں جلائی گئی ہیں دکانیں لوٹی گئی ہیں گاڑیاں جلائی گئیں ہیں کیا اس کو آپ لوگ جمہوری عمل کہتے ہیں کیا آپ لوگ اس کو ایک جمہوری تحریک کہتے ہیں اگر آپ لوگ اس کو ایک جمہوری تحریک کہتے ہیں تو اس پر مجھے افسوس ہوگا ہم کو یہ گاڑیاں جلانا دکانیں لوٹنا اسمبلی کا گھیراؤ کر کے زبردستی استعفیٰ دلوانا اس عمل آپ جمہوریت کہتے ہیں تو اس سے افسوس ہوتا ہے آپ نے دیکھا ہوگا اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ دو سال ہو گئے اس اسمبلی کو پورے ہوئے دھاندلی ہوئی ہے اس الیکشن میں لہٰذا اس اسمبلی کو نہیں رہنا چاہیے۔ دو سال تک آپ لوگ کیوں بیٹھے رہے کوئی ثبوت۔ الیکشن کمیشن موجود ہے کورٹس موجود ہے بہتر آئینی طریقہ موجود ہے اس طریقے سے اٹھائیں اور یہ الیکشن جو ہوئے ہیں اپوزیشن لیڈر کی قیادت میں ہوئے ہیں جو موجودہ اپوزیشن لیڈر غلام مصطفیٰ جتوئی صاحب تھے اس وقت کے وزیر اعظم تھے اس کی نگرانی میں ہوئے اس کی سربراہی میں یہ الیکشن ہوئے اس عمل کو آپ کس طرح دھاندلی کہہ سکتے ہیں افسوس کی بات تو یہ ہے کہ ہمارے دوست بھی اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں اسلام آباد میں جو اس عمل کو غلط کہتے ہیں وہ بھی اسمبلیوں میں بیٹھے ہوئے ہیں پہلے تو ان میں اخلاقی اور جمہوری جرات ہونی چاہیے تھی یہ اسمبلی سے استعفیٰ دینے کا ہم کہتے ہیں کہ چلو پھر ایک تحریک کی ابتدا کرتا چلوں انہوں نے اپنا عمل پورا کر دیا اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایک نیا عمل شروع کرنا چاہتے ہیں ایک روایت شروع کرنا چاہتے ہیں اس ملک میں ایک پولیٹکل انارکی بنانا چاہتے ہیں توڑ پھوڑ لاٹھیاں اٹھانا اسے اخباروں میں ہم نے پڑھے کہ لاکھوں روپے کی لاٹھیاں انہوں نے جمع کی ہیں پچاس کروڑ انہوں نے خرچ کیے ہیں اس جلوس کے اوپر کیا یہ جمہوریت ہے میں تو

کہتا ہوں۔ ڈاکٹر مالک صاحب کے اس کے کہوں۔ (مداخلت)

ڈاکٹر عبدالمالک میں کہتا ہوں کہ آپ پراپر (Proper) زبان استعمال کریں by shame

Whatmeans (شور)

ڈاکٹر عبدالمالک آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ کسی آپ XXXXX کہیں۔

جناب اسپیکر ڈاکٹر صاحب اس طرح کرتے ہیں کہ دو الفاظ کو اسمبلی کی کارروائی سے حذف کیے جاتے ہیں۔ XXXXXXXX جناب اسپیکر کے حکم سے کارروائی حذف کیے گئے۔

جعفر خان مندوخیل میرا مقصد یہ نہیں ڈاکٹر صاحب غلط سمجھے ہیں بہرحال حذف کرلیں تو بہتر ہوگا مجھے بولنے دیں۔

میر جان محمد جمالی ! گزارش ہے کہ اٹھائیس (۲۸) تاریخ کو یہ سارے جو ہے زیر بحث لائیں۔

جناب اسپیکر اٹھائیس (۲۸) تاریخ کو اس کے لیے دو گھنٹے ٹائم دیے دیتے ہیں اس کے بعد اس پر معزز اراکین اپنا نقطہ نظر پیش کریں گے۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) جناب اسپیکر اس پر ایڈ میس ایبلیٹی (Aidmissibility) کی کوئی وجوہات نہیں ہیں اس پر کوئی ضرورت نہیں ہے آپ دیکھ سکتے ہیں اس موضوع اور حالات کو انہوں نے کال دی ہے کوئٹہ میں آپ دیکھ لیں اسی دن انہوں نے لاٹھیاں اور جلوس بھی نکالے کونسی دکان کوئٹہ میں بند ہوئی ہے جمہوریت وہ ہوتی ہے جس میں پبلک آتی ہے آپ اپنے ورکر کو روڈ پر لا کر لاٹھیاں تھما کر لوگوں کے سر توڑے ہیں تو اس میں خوامخواہ جمہوریت کا گلا گھونٹنا ہے اس کو کیا کہا جاتا ہے انہوں نے کال دیا ہے کل یا پرسوں آپ خود بھی اس کے گواہ ہیں۔

جناب اسپیکر جعفر خان صاحب جمہوری عمل کے اسباب اور نفی میں یہی ہاؤس کی پروسیڈنگ ہے اور اس ہاؤس کی ذمے داری ہے تو اس لیے اس کو اٹھائیس (۲۸) تاریخ کے لیے جو بھی معزز اراکین اس میں بہتر اصلاحی آرا رکھتے ہوں وہ اٹھائیس تاریخ کو اسمبلی میں پیش کریں جمہوری عمل ہے۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) آج ان کی جاری رکھیں میرے خیال میں ختم کردیں اگر ہر ایک کو اٹھائیس (۲۸) تاریخ کے لیے رکھیں ڈاکٹر صاحب نے بڑی تیاری میں ہے بڑی جوش میں ہے میرے خیال میں اٹھائیس (۲۸) تاریخ تک چار، پانچ قرارداد یں اور بھی آجائیں گی۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) جناب اسپیکر آپ کا حکم سر آنکھوں پر اٹھائیس (۲۸) چاہیں چوبیس کو چاہیں جس دن چاہیں اگر پھر بھی آئی جی آئی کے جس عمل پر بحث کرنا چاہتے ہیں وہ اسلام آباد کا عمل ہو پشاور کا ہو یا کوئٹہ کا ہو ہم حاضر ہیں۔

مولانا عبدالغفور حیدری جناب اسپیکر گزارش یہ ہے ہمارے جان جمالی صاحب کا مائیک صحیح نہیں ہے جب بھی وہ ہاتھ لگاتے ہیں تو کرنٹ لگتا ہے پتا نہیں اس میں کیا رکھا ہوا ہے اس کو ٹھیک کروائیں ایسا نہ ہو کہ خدانخواستہ کوئی حادثہ ہو جائے۔

جناب اسپیکر مسٹر کچکول علی صاحب اپنی قرارداد نمبر ۸۸ ایوان میں پیش کریں۔

مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ۔ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ بلوچی زبان کی تشہیر و ترویج کے لیے ریڈیو، ٹی وی کے قومی نشریاتی رابطہ کے ذرائع سے عملی اقدامات کیے جائیں تاکہ کراچی اندرون سندھ، فرنٹیئر اور پنجاب میں آباد بلوچوں کو اپنی زبان و ثقافت سے استفادہ حاصل ہو سکے اور بلوچستان میں کوئٹہ ٹی وی سینٹر کے ذریعے بلوچی، براہوی اور پشتو زبان کو ترقی دینے کے لیے جامع پروگرام تشکیل دیے جائیں مقامی فنکاروں، دانشوروں اور ادیبوں کو ٹی وی کے ذریعے متعارف کرائے اور ان کو جائز مقام دلانے کے لیے اقدامات کیے جائیں۔

جناب اسپیکر قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ بلوچی زبان کی تشہیر و ترویج کے لیے ریڈیو، ٹی وی کے قومی نشریاتی رابطہ کے ذرائع سے عملی اقدامات کیے جائیں تاکہ کراچی اندرون سندھ، فرنٹیئر اور پنجاب میں آباد بلوچوں کو اپنی زبان و ثقافت سے استفادہ حاصل ہو سکے اور بلوچستان میں کوئٹہ ٹی وی سینٹر کے ذریعے بلوچی، براہوی اور پشتو زبان کو ترقی دینے کے لیے جامع پروگرام تشکیل دیے جائیں مقامی فنکاروں، دانشوروں اور ادیبوں کو ٹی وی کے ذریعے متعارف کرائے اور ان کو جائز مقام دلانے کے لیے اقدامات کیے جائیں۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) جناب اسپیکر۔ اس بات کو پہلے حصے میں بھی درج کیا جائے کہ بلوچی پشتو اور براہوی مقامی زبانیں اس میں شامل کریں۔

مولانا امیر زمان یہاں بھی جعفر خان صاحب کی حمایت کرتا ہوں لیکن مقامی زبانوں کو اس طرح ترقی دی جائے کہ اس سے لوگوں کو فائدہ ہو ایسا نہ ہو کہ گانے بجانے اور ڈھول و سرناء کی بات ہو اس سے لوگوں کو فائدے کے بجائے نقصان ہو گا ایسی ترقی دی جائے جس سے لوگوں کو فائدہ ہو۔

مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ جناب اسپیکر ترقی اور ترویج میں تو سب آتے ہیں استاد' دانشور ادیب وغیرہ یہ سب چیزیں اس میں آتی ہیں۔

☆ **نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ)** جناب اسپیکر میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں لیکن اس میں شامل کرنا چاہتا ہوں کہ صرف بلوچی براہوی اور پشتو زبانیں ہی بلوچستان میں نہیں بولی جاتی ہیں بلکہ یہاں سرائیکی اور کھیترانی زبانیں بھی بولی جاتی ہیں ان کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔

مسٹر حسین اشرف (وزیر) ! جناب اسپیکر۔ ہم اس قرارداد کی حمایت کرتے ہیں بلوچستان میں صرف تین زبانیں بلوچی' پشتو اور براہوی ہیں جب کہ دیگر تین صوبوں میں پاکستان کے ہر ایک زبان کو نمائندگی حاصل ہے۔ مثلاً" سندھ میں سندھی۔ پنجاب میں پنجابی سرحد میں پشتو کو مقامی حیثیت حاصل ہے بلکہ کس حد تک ان زبانوں کو مرکز میں بھی کچھ مقام دیا گیا ہے۔ لہٰذا بلوچستان میں صرف تین زبانیں مانی جاتی ہیں ایسی اور زبان نہیں ہے۔

جناب اسپیکر اب سوال یہ ہے کہ آیا اس قرارداد کو اس ترمیم کے ساتھ منظور کیا جائے کہ "یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ بلوچی' پشتو اور براہوی زبانوں۔" باقی اس طرح رہے۔ کچکول علی صاحب کیا یہ آپ کو منظور ہے؟ (آوازیں منظور ہے)

(ترمیمی قرارداد منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی قرارداد نمبر۹ مولانا امیر زمان صاحب کی ہے مولانا صاحب اپنی قرارداد پیش کریں۔

مولانا امیر زمان جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ۔ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ چونکہ ضلع موسیٰ خیل کو کافی عرصہ قبل ضلع کا درجہ دیا گیا تھا لیکن وہاں پر سب ڈویژن ابھی تک نہیں بنے ہیں جس کی وجہ سے ضلع بننے کی افادیت ختم ہو گئی ہے۔ لہٰذا آنگری اور درگ کو سب ڈویژن قرار دینے کے ساتھ زمری فلسین اور زور ایسوٹ کو سب تحصیل کا درجہ دیا جائے نیز باقی ماندہ ضلع لورالائی

میں سنجاوی سب تحصیل اور ممختو کو سب ڈویژن۔ برڈ اور ناناصاحب زیارت کو سب تحصیل قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر! قرار جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ چونکہ ضلع موسیٰ خیل کو کافی عرصہ قبل ضلع کا درجہ دیا گیا تھا لیکن وہاں پر سب ڈویژن ابھی تک نہیں بنے ہیں جس کی وجہ سے ضلع بننے کی افادیت ختم ہوگئی ہے۔ لہٰذا آنگری اور درگ کو سب ڈویژن قرار دینے کے ساتھ زمری فلسون اور زور ایسوٹ کو سب تحصیل کا درجہ دیا جائے نیز باقی ماندہ ضلع لورالائی میں سنجاوی سب تحصیل اور ممختو کو سب ڈویژن۔ برڈ اور ناناصاحب زیارت کو سب تحصیل قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر کوئی صاحب اس قرارداد کے حق میں......

سردار محمد طاہر خان لونی جناب اسپیکر میں مولانا صاحب کا مشکور ہوں کہ وہ بار بار میرے حلقے کو ترقی دلانا چاہتے ہیں میں ایک دفعہ پھر اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں مگر سوال یہ ہے کہ ہمارا صوبہ بلوچستان ہے ہم بہت غریب ہیں سینٹر کو پیسے دو باہر والوں کو بولتے ہیں پیسے دو لیکن ادھر ہم گاؤں گاؤں ضلع بنا رہے ہیں اور عوام کا سارا پیسہ ناجائز ضلعوں پر خرچ کر رہے ہیں ہم عوامی نمائندے ہیں عوام نے ہمیں سلیکٹ کیا ہوا ہے کوئی حقیقت میں ہر ایک اپنے گھر کو ضلع بنانا چاہتے ہیں تحصیل اور سب تحصیل بنانا چاہتے ہیں جس سے کسی کا بھی فائدہ نہ ہوگا پہلے جو ضلعے بنے ہیں ان میں ماسوائے ایک دو کے باقی سب کی آبادی ساٹھ ہزار یا ستر ہزار سے اوپر نہیں ہے اب بھی جو تحصیل بنے گی اس کی آبادی آٹھ سو ہوگی ہم اپنی دولت کو اس طرح ناجائز طریقے پر خرچ کر رہے ہیں لہٰذا میں اس قرارداد کی مخالفت کرتا ہوں۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) جناب اسپیکر۔ اسمبلی میں جو بھی قرار داد پیش ہوتی ہے جس سے بلوچستان کے عوام کا فائدہ ہو چاہیے وہ قرار داد کسی بھی طرف سے آئے حزب اقتدار کی طرف سے یا حزب اختلاف کی طرف سے یا ہمارے اپنے ساتھیوں کی طرف سے پیش ہو لیکن ہم ہمیشہ ایسی قرار داد کی مخالفت کرتے ہیں جس سے بلوچستان کے لوگوں کا فائدہ نہ ہو جب کہ اس قرار داد کو اسمبلی میں لانے کا مقصد میں صرف اپنی سیاسی دوکان چمکانے اور اخباروں کی زینت بنانے کے لیے ہے مولانا امیر زمان نے یہ قرار داد پیش کی ہے میرے خیال میں ایسا کوئی گاؤں نہ ہوگا جہاں تحصیل یا سب تحصیل نہ بنے لہٰذا میرے خیال میں اس کا فائدہ لوگوں کو نہیں ہوگا بلکہ بلوچستان اسمبلی میں ایسی قرار داد پیش ہونی چاہیے جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچے جناب اسپیکر آپ کو چاہیئے کہ ایسی قرار دادیں ایوان میں پیش نہ ہونے دیں جن سے عوام کا فائدہ نہ ہو لہٰذا میں اس قرار داد کی پر زور مخالفت کرتا

ہوں۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر آب پاشی و برقیات) ! جناب اسپیکر میں سردار طاہر لونی صاحب کی پر زور حمایت کرتا ہوں دراصل یہ سوال کیبنٹ میں لایا گیا جس پر کیبنٹ میں بڑی بحث و تمحیص ہوئی سوال دراصل یہ ہے کہ نہ تو بلوچستان کے خزانے میں اتنی گنجائش ہے وزیر خزانہ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے کیبنٹ میں صاف طور پر کہہ دیا تھا کہ ہمارے پاس نئے ضلعوں تحصیلیں اور سب تحصیلیں بنانے کے لیے گنجائش نہیں ہے۔ اب ٹیکنیکلی بات کرتے ہوئے اور وہ غلط توقع اخذ کرتے ہیں کہ گویا نئے ضلع بننے سے انکا فائدہ ہوتا ہے اس لیے میرے خیال میں گورنمنٹ جو دھڑادھڑ نئے ضلعے منظور کرتی ہے یہ صحیح انداز نہیں ہے بلکہ میں نے کیبنٹ میں یہ سوال اٹھایا تھا ان نئے ضلعوں کے بارے میں جو پہلے بنائے گئے ہیں کو ختم کرنا ہی مناسب ہے قصہ یہ ہے کہ بعض لوگوں کا خیال ہے نئے ضلعے بننے سے ان کے فنڈز کی فراہمی بڑھتی ہے ان کی ڈولپمنٹ بڑھتی ہے اسکالر شپس میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ اسمبلیوں میں ان کی پبلک نمائندگی ہوتی ہے اس وہ کئی فائدے اخذ کرسکتے ہیں لیکن بات دراصل یہ ہے کہ نئے ضلعوں کے بننے سے نہ پروانشل سطح پر نہ ہی قومی سطح پر اس کا کوئی تعلق ہے اس کا تعلق اس بات سے نہیں بلکہ اس کا تعلق آبادی سے ہوتا ہے جناب اسپیکر جہاں تک فنڈز اور اسکالر شپس ڈولپمنٹ اور دوسری باتوں کا تعلق ہے تو ان پر نئے ضلعے بننے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بلکہ ہم نے ہمیشہ اپنی پارٹی کی طرف سے اس کی سخت مخالفت کی ہے کہ بلوچستان میں ہم کبھی بھی اس بات سے اتفاق نہیں کرتے کہ ضلعوں کو فنڈز اسکالر شپس اور پبلک نمائندگی وغیرہ کو بنیاد بنایا جائے۔ ہم کبھی بھی اس سے اتفاق نہیں کریں گے ہم کبھی بھی اس کی اجازت نہیں دیں گے کیونکہ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے نئے اضلاع نئی تحصیلیں اور سب تحصیل بنانے کی ڈیمانڈ کرنے کا کیا فائدہ ؟ بہرحال کیبنٹ نے ایک کمیٹی بنائی ہے اور یہ سارے معاملات کیبنٹ کو ریفر کیے گئے ہیں اس پر کیبنٹ سوچے گی اور اگر پیسے کی گنجائش ہوئی اور یہ سمجھا گیا کہ ان کا بنانا ضروری ہوا تو ہم بھی اس کی مخالفت نہیں کریں گے نئے ضلعے تحصیل اور سب تحصیل بنانے کے لیے ایک مکمل سروے ہونا چاہیے ۔ پرانے جو اضلاع اور تحصیل اس کی باقاعدہ تحقیق ہونا چاہیے کہ بلوچستان میں نئے ضلعے بنانے کی ضرورت بھی ہے یا نہیں۔

جناب اسپیکر۔ میں ایک بار آخر میں ریپیٹ (Repeat) کرنا چاہتا ہوں کہ بلوچستان میں نئے ضلع کو فنڈز ڈولپمنٹ سروسز یا کسی بھی کام میں ہم اس کو بنیاد بنانے کی اجازت نہیں دیں گے۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر جی حیدری صاحب

مولانا عبدالغفور حیدری جناب اسپیکر ایک وزیر صاحب نے بڑے جذباتی انداز میں کہا ہے کہ یہ اپنی سیاسی دکان چمکانے کے لیے حرکت کر رہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ مجھے افسوس ہے اور جب اضلاع کی بات چلی تو اس حاؤس میں میری تقریر بھی موجود ہے آپ دیکھ سکتے ہیں میں نے اس وقت بھی یہی کہا ہے کہ اضلاع زیادہ بنانے سے مسائل حل نہیں ہوسکتے ہیں لیکن اس وقت بھی وزیر موصوف اضلاع بنانے کے حق میں ولائل دے رہے تھے چنانچہ آواران بھی ضلع بن گیا اور پھر جب ضلع بن چکا ہے۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) جناب اسپیکر! یہ اسمبلی کے ریکارڈ میں موجود ہے۔

مولانا عبدالغفور حیدری جناب والا جب ایسی بات تھی تو پھر اضلاع بنانے کی بات کیوں کی ہے ظاہر ہے یہ حالات ہم سب کے سامنے تھے بلوچستان کے وسائل ہم سب کے سامنے تھے لیکن اضلاع کا اعلان کر کے ان کو بھلا دینا اور ان کی ضروریات کو پورا نہ کرنا میں سمجھتا ہوں یہ بھی انتہائی زیادتی کی بات ہے۔ نامناسب بات ہے جب اضلاع بن گئے ہیں تو ان کی ضروریات کو پورا کریں میں سمجھتا ہوں یہ مناب اندزا میں جواب دیا جائے اور یہ کہا جائے کہ ہم اس مسئلہ کو بتدریج حل کریں گے یا کابینہ کی میٹنگ میں اس کو لائیں گے اس کو بجائے منفی انداز میں جواب دیا جائے میں سمجھتا ہوں یہ مناسب بات نہیں ہے۔

جناب اسپیکر مسٹر حسین اشرف

مسٹر حسین اشرف (وزیر) ! جناب اسپیکر! ہر ایک قرارداد کی مخالفت کی ہے جیسا کہ حمید خان نے کہا ہے کہ ہر کوئی اپنے آٹھ ہزار یا دس ہزار کے حلقے کو تحصیل یا ضلع بنانے کی کوشش کرے میرے خیال میں یہ بلوچستان میں بہت بڑا بوجھ ہوگا پہلے ہی ہمارے مسائل اتنا زیادہ ہیں اور اس بارے میں کئی بار کہہ چکے ہیں کہ ہم ان ضلعوں کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتے اس طرح بہت سے لوگوں میں بھی شامل ہوں کہ ہمارے حلقے بہت وسیع ہیں حلقے وسیع اور آبادی بھی زیادہ ہے لیکن چونکہ اثر و رسوخ والی بات ہوئی ہے۔ کہ لوگوں نے اپنے اپنے چھوٹے حلقے اضلاع بنادیے ہیں اور بڑے بڑے حلقوں کو نظرانداز کر دیا ہے ہمیں یہ بات بتائی گئی ہے کہ ہمارے حالات اور وسائل اجازت نہیں دیتے ہیں اور وسائل ہمارے پاس نہیں ہیں اور اس قرارداد کی مخالفت میں میں اس لیے کرتا ہوں کہ مولانا صاحب ہمیشہ موسی خیل کو لاتا ہے اور اس سے باہر نہیں نکلتا ہے موسی خیل میں موسی خیل ہے یوں تو سارے بلوچستان میں مسائل ہیں یہ مسائل نہیں کم اور کہیں زیادہ ہوسکتے ہیں لیکن ہر بار ایک جگہ کا مسئلہ لانا قرارداد پاس کرنا یقیناً" ٹھیک نہیں ہے اور جیسا کہ ہمارے ایک دوسرے نے کہا یہ سیاسی دکانداری چمکانا

نہیں تو اور کیا ہے اس طرح کے قرارداد ایوان میں آنا نہیں چاہیے کیونکہ ان پر بحث کرنا وقت ضائع کرنا ہے بہتر ہے آپ اس کو نامنظور کردیں اور یا رائے شماری کرالیں۔

جناب اسپیکر اس پر رائے شماری ہوگی چونکہ قرارداد آچکی ہے اس طرح سے نامنظور نہیں ہوسکتی ہے اس پر رائے شماری کرائی جائے گی۔

مولانا نیاز محمد دوتانی جناب والا! میری بھی کچھ اس قرارداد کے بارے میں عرض ہے جیسا کہ حمید خان اور دوسرے ساتھیوں نے کہا ہے یہ بلوچستان پر بوجھ ہے اور اس طرح کرنا نہیں چاہیے لیکن میں یہ کہوں جو کہ قرارداد میں بھی ہے ضلع تو ہوگیا ہے ضلع تو پہلے سے منظور ہے اب اس ضلع کے جو دیگر لوازمات ہیں اور ضرورت ہے ان کو پورا کرنے کے لیے قرارداد پیش کی گئی ہے ضلع کی بات نہیں ہے ضلع تو ہوگیا ہے ضلع تو پہلے سے بن گیا ہے اس کی اجازت دے دی گئی ہے اب جو اس کے سب ڈویژن بنانے کی ضرورت ہے اس کی بات ہے اس کو تو پورا کرنا چاہیے اس کے لیے مناسب ہے کہ ضروریات پوری کی جائے۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) جناب والا! اب تو رائے شماری ہو رہی ہے کہ موسیٰ خیل کو ضلع رکھا جائے یا اس کو کینسل کیا جائے؟

جناب اسپیکر مولانا امیر زمان

مولانا امیر زمان جناب والا یہ قرارداد صرف موسیٰ خیل کے لیے نہیں ہے یہ میں تمام اضلاع ڈویژن اور تحصیل کے لیے لایا ہوں لیکن یہ مجھے پہلے معلومات نہیں تھیں کہ کیبنٹ میں اس کے لیے کوئی کمیٹی بنی ہوئی ہے تو اگر ایسی کوئی کمیٹی سب ڈویژنوں کے لیے بنی ہوئی ہے تو میری اس قرارداد کو بھی اس کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور وہاں سے ڈپٹی کمشنر اور کمشنر کی رپورٹ منگوائیں اگر حق بنتا ہے تو یہ حق مجھے دیا جائے ٹھیک ہے اکیلا میری بات نہیں ہے میرا مقصد یہ ہے کہ باقی جو بھی تین چار اضلاع بنے ہیں اس کے لیے بھی سب ڈویژن اور تحصیل کی ضرورت ہے اور ایسے بھی علاقے ہونگے جن کے لیے یہ ضرورت ہوگی۔ لہٰذا باقی جگہوں کا تو مجھے زیادہ معلومات نہیں ہے میں تو اپنی معلومات کے تحت یہ قرارداد لایا ہوں لہٰذا گزارش ہے کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے اس کی رپورٹ منگوائیں اور اس کی کمیٹی میں بحث ہو تاکہ پتہ چل جائے۔

جناب اسپیکر عبدالحمید خان۔

عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) میں اس کی وضاحت کردوں یہ پہلے سے اس کمیٹی کے پاس

ہے یا آپ اس کو بھیج دیں۔ صرف اس میں اسمبلی کے ممبران نہیں ہیں بلکہ اس میں ریونیو کے متعلقہ افسران ہیں ایڈمنسٹریشن کے ہیں ٹیکنیکل افراد ہیں وہ سب اس کمیٹی میں موجود ہیں اس کمیٹی کی رپورٹ کا انتظار کیا جائے اس وقت اس قرارداد سے کوئی مقصد حاصل نہیں ہوگا اس میں سب ماہر لوگ ہیں وہ اس کے بارے میں رائے دے سکتے ہیں وہ اس کمیٹی میں شامل کیے گئے ہیں آپ اسے بھیج دیں۔

میر محمد اسلم بزنجو(وزیر) ! جناب اسپیکر صاحب! میں سمجھتا ہوں اس پر اب رائے شماری ہونی چاہیے دوسری میں یہ گزارش ہے کہ آپ کی توجہ ہماری طرف زیادہ ہے آپ منشی محمد صاحب کو بھی موقع دیں وہ بار بار اٹھ رہے ہیں۔

جناب اسپیکر منشی محمد

مسٹر منشی محمد جناب اسپیکر! میں کافی دیر سے کھڑا ہوں آپ نے مجھے نظرانداز کیا ہے یہ تو ہے کہ وہ بلوچستان میں جہاں چاہیں ڈویژن اور ڈسٹرکٹ بنائیں گے میں یہ کہتا ہوں کہ ہر علاقے کے حدود اربعہ کو دیکھا جائے کہ کتنا وسیع علاقہ ہے اور وہ کیسے کنٹرول ہوسکتا ہے نہیں ہوسکتا ہے اس کی آبادی کو دیکھا جائے یہ سارے بلوچستان کے ساتھ انصاف کرنا چاہیے یہ نہیں ہے کہ جہاں حکومت چاہیے اضلاع بنادے جیسا کہ حسین اشرف نے کہا ہے کہ ان کا علاقہ جیونی سے لس بیلا تک وسیع ہے یہ بہت وسیع علاقہ ہے اور اس کے دوسرے نمبر پر وسیع علاقہ فاران اور چاغی ہے میں کہتا ہوں کہ اس کے لیے بہتر یہ ہے کہ اس کے لیے آپ کمیٹی بنائیں سارے علاقے کا سروے کریں رپورٹ مانگیں جہاں حق دار ہے وہی ضلع اور سب ضلع بنائیں یہ نہیں ہے کہ جہاں صرف حکومت چاہے اضلاع اور ڈویژن بنادے میں ان سے اتفاق نہیں کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر محمد اسلم رئیسانی

نواب محمد اسلم رئیسانی(وزیر خزانہ) ! جناب اسپیکر! اسلم بزنجو صاحب کہہ رہے ہیں کہ اس پر رائے شماری کرائیں۔ سب سے پہلے کمیٹی سے آپ اس کا سروے کرائیں کہ آپ کے پاس اتنا پیسہ ہے اور آپ کا بجٹ اتنا زیادہ اخراجات کا متحمل ہوسکتا ہے کہ نئے سب ڈویژنوں اور سب تحصیلیں بنائی جائیں میرے خیال میں اس سال بالکل ناممکن ہے اگر آپ اس کے لیے کوئی کمیٹی بھی بنائیں تو فضول ہے جناب والا! جو نئے اضلاع بنائے گئے ہیں ہم نے اس کے لیے اندازہ لگایا ہے کہ کروڑوں روپے کی ضرورت ہے اور ڈپٹی کمشنر کے دفاتر اور ان کی رہائش گاہوں وغیرہ کے لیے کروڑوں روپے کا خرچہ آرہا ہے اس سال ریونیو بجٹ پر پہلے سے زیادہ بوجھ

ہے اس سال تو بہت مشکل ہے۔

جناب اسپیکر ڈاکٹر عبدالمالک

ڈاکٹر عبدالمالک جناب والا! میں اس بات کی وضاحت کروں کہ وہ فرما رہے ہیں کہ بجٹ پر دباؤ بہت زیادہ ہے لیکن بنیادی بات یہ ہے کہ اس پر دباؤ کس نے ڈالا ہے آج آپ کا نان ڈویلپمنٹ بجٹ آٹھ ارب تک پہنچ گیا ہے اس سے شاید مزید آگے جائے آخر یہ تو آپ کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے ہوا ہے آپ صحیح طور پر پالیسی بنائیں نان ڈویلپمنٹ کو کٹ کریں ڈویلپمنٹ میں لگائیں لیکن یہاں تاثر یہ دیا جارہا ہے کہ یہ اپوزیشن نے کیا ہے میری عرض یہ ہے کہ جو آپ نے غلطی کی ہے آپ اس کو روکیں۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) جناب والا! میری ایک اور عرض اس سلسلے میں یہ ہے اور ہمارے اپوزیشن کے ممبران بھی اس سے اتفاق کریں گے اور اس پر نہ رائے شماری وغیرہ کی ضرورت ہے نہ بحث کی۔ سیدھی سادھی بات ہے وہ کسی خاص علاقے کے لیے تحصیل یا سب تحصیل کی ڈیمانڈ کر رہے ہیں اس کے لیے یہ کریں کہ جو کمیٹی بنی ہوئی ہے اور جو کمیٹی اس پر غور کر رہی ہے یہ بھی اس کمیٹی کے حوالہ کیا جائے۔ شکریہ

مولان عبدالغفور حیدری (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔

کمیٹیوں کا حشر تو آپ کو پتہ ہے یہاں کیا ہوا ہے؟ یعنی جتنی بھی کمیٹیاں بنی ہیں ان کا شاذونادر ہی اجلاس ہوا ہے ایک کمیٹی آپ نے بنائی تھی۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے حوالے سے ان کی چھ میٹنگز میں نے بلائی ہیں آج تک اس کا کورم پورا نہیں ہوا۔

جناب اسپیکر مولانا صاحب اسے کمیٹی کو ریفر نہیں کر رہے ہیں۔

مولانا عبدالغفور حیدری جناب والا اگر ایسی کمیٹی ہے تو پھر اس کا سالوں میں بھی رزلٹ نظر نہیں آئے گا۔

جناب اسپیکر اس میں قانونی پوزیشن یہ ہے کہ اگر مولانا صاحب اپنی قرارداد واپس لیں گے تو پھر ہاؤس کی اپرول (Approval) سے لیں گے اور اگر منظور کرانا چاہیں تو پھر بھی ہاؤس کی (Approval) سے لیں گے اگر انہیں ہاؤس قرارداد واپس لینے کی اجازت دیتا ہے تو ٹھیک ہے اور ہاؤس اس بات کا فیصلہ خود کرے۔

مولانا امیر زمان (پوائنٹ آف آرڈر) اسپیکر صاحب اسے اس کمیٹی کے حوالے کیا جائے جو کمیٹی کے بل بنائے گی۔

جناب اسپیکر قرارداد پر رائے شماری ہوگی۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس قرارداد کو واپس ہاؤس کی منظوری سے لیں گے۔ اب واپس نہیں ہوگی۔ اور منظوری اور نامنظوری میں بھی ایوان کی رائے شماری ہوگی۔ اب جیسے آپ حضرات کہیں۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) ! جناب والا ہم یہ کہیں گے کہ مولانا صاحب اس قرارداد پیش نہ کریں وہ اسے واپس لیں۔

جناب اسپیکر ہم اسے واپس تو نہیں کرسکتے۔ مگر واپس لینے کے لیے ہاؤس اجازت دیتا ہے تو ٹھیک ہے۔

مولانا امیر زمان جناب جو کٹی پہلے ہی ہوئی ہے اس کے حوالے کردیں۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ۔

آیا قرارداد کو منظور کیا جائے جو منظور کرنے کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔ حالانکہ اکثریت نامنظور کرنے کے حق میں ہے لہذا قرارداد نامنظور کی جاتی ہے۔

(قرارداد نامنظور کی گئی)

مولانا امیر زمان جناب والا (پوائنٹ آف آرڈر)

اس قرارداد کی نامنظوری پر میں طاہر صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر قرارداد نمبر۴ مولانا نیاز محمد صاحب پیش کریں۔

مولانا نیاز دوتانی بسم اللہ الرحمن الرحیم! جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ ضلع زیارت کا سرسبز وشاداب صنوبر کا جنگل نہ صرف دنیا بھر میں مشہور ہے بلکہ وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے مہمانوں کے لیے شاندار تفریح گاہ بھی ہے۔ چونکہ ضلع زیارت میں سوئی گیس کی سہولت نہیں ہے جس کی وجہ سے وہاں کے عوام مذکورہ جنگل کو کاٹ کر بطور ایندھن استعمال کررہے ہیں۔ لہذا زیارت کو سوئی گیس پہنچانے کا فوری انتظام کیا جائے تاکہ وہاں کے عوام کو ایندھن کی مناسب سہولت میسر ہوسکے اور جنگل کو بھی کٹنے سے بچایا جاسکے۔

جناب اسپیکر قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ ضلع زیارت کا سرسبز وشاداب صنوبر کا جنگل نہ صرف دنیا بھر میں مشہور ہے بلکہ وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے مہمانوں کے لیے شاندار تفریح گاہ بھی ہے۔ چونکہ ضلع زیارت میں سوئی گیس کی سہولت نہیں ہے جس کی وجہ سے وہاں کے عوام مذکورہ جنگل کو کاٹ کر بطور ایندھن استعمال کر رہے ہیں۔ لہٰذا زیارت کو سوئی گیس پہنچانے کا فوری انتظام کیا جائے تاکہ وہاں کے عوام کو ایندھن کی مناسب سہولت میسر ہو سکے اور جنگل کو بھی کٹنے سے بھی بچایا جا سکے۔

میر محمد اسلم بزنجو جناب اسپیکر (پوائنٹ آف آرڈر)

جناب والا! جہاں تک مولانا صاحب کی قرارداد کا تعلق ہے ہم اس کی حمایت کریں گے۔ لیکن اس میں تھوڑی سی ترمیم ہم تو سمجھتے ہیں کہ بلوچستان سے سوئی گیس نکلتی ہے سب سے پہلے حق تو ہم لوگوں کا بنتا ہے بلوچستان کے گاؤں گاؤں میں سوئی گیس ہونی چاہیے اگر ہم اسے زیارت کی بجائے یہ کریں کہ یہ پورے بلوچستان میں ہو اور ایسی بہت سے قراردادیں ہم لوگوں نے پیش کی ہیں مگر اس پر عمل درآمد نہیں ہوا۔ یہاں سب سے پہلے ہونی چاہیے مستونگ اور پشین میں سوئی گیس پہنچ جائے پھر اس کے بعد اسے ایکسٹینشن دیے جائیں اور اسے پورے بلوچستان کے حوالے سے کردیں تو بہتر ہوگا۔

مولانا عبدالغفور حیدری جناب اسپیکر! اس قرارداد کی بھرپور حمایت کرتے ہوئے۔ اس ضمن میں یہ گزارش کروں گا کہ زیارت کے ساتھ ساتھ قلات کو بھی شامل کیا جائے کیونکہ ویسی ہی صورتحال قلات کی بھی ہے اور وہاں صنوبر کے درخت وافر مقدار میں موجود ہیں لوگ نہ لکڑی نہ ہونے کی وجہ سے اور ایندھن نہ ہونے کی وجہ اس قومی سرمایہ کو کاٹ کر تباہ کر دیا ہے۔ نواب اسلم صاحب اس علاقے کو بخوبی جانتے ہیں اور سردی کے لحاظ سے یہ علاقے ایک دوسرے کے قریب قریب لگتے ہیں ان علاقوں کو ترجیحی بنیادوں پر گیس فراہم کی جائے ان میں قلات زیارت اور جو ملحقہ علاقہ جات ہیں۔

جناب اسپیکر ضلع زیارت اور بلوچستان کے دیگر علاقوں کو گیس کی فراہمی آیا اس ترمیم کے ساتھ قرارداد منظور کی جائے؟

(قرارداد منظور کی گئی)

جناب اسپیکر قرارداد نمبر ۴۳ مولانا عبدالغفور حیدری صاحب پیش کریں۔

مولانا عبدالغفور حیدری جناب والا آپ کی اجازت سے میں قرارداد پیش کرتا ہوں کہ۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور میں صوبہ بلوچستان کی آبادی کے تناسب سے مخصوص نشستوں کا کوٹہ میرٹ کی بنیاد پر دیا جائے۔

جناب اسپیکر ! قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور میں صوبہ بلوچستان کی آبادی کے تناسب سے مخصوص نشستوں کا کوٹہ میرٹ کی بنیاد پر دیا جائے۔

(قرارداد منظور کی گئی)

جناب اسپیکر منشی محمد صاحب اپنی قرارداد نمبر ۹۴ پیش کریں۔

مسٹر منشی محمد جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ۶ اکتوبر ۱۹۹۲ء کو ضلع تربت کا علاقہ سب تحصیل بلیدہ اور سب تحصیل زعمران میں شدید بارشوں اور طوفانی بادو باران سے ہزاروں بندات سینکڑوں گھر اور ٹیوب ویلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے جس کا بخوبی علم وہاں کی ضلع انتظامیہ کو بھی ہے لہذا سب تحصیل بلیدہ اور سب تحصیل زعمران کو آفت زدہ علاقہ قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ۶ اکتوبر ۱۹۹۲ء کو ضلع تربت کا علاقہ سب تحصیل بلیدہ اور سب تحصیل زعمران میں شدید بارشوں اور طوفانی بادو باران سے ہزاروں بندات سینکڑوں گھر اور ٹیوب ویلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے جس کا بخوبی علم وہاں کی ضلع انتظامیہ کو بھی ہے لہذا سب تحصیل بلیدہ اور سب تحصیل زعمران کو آفت زدہ علاقہ قرار دیا جائے۔

میر ذوالفقار علی مگسی (وزیر داخلہ) جناب اسپیکر! میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے بعد ہم اسے منظور کرلیں۔ جہاں تک نقصانات ہوتے ہیں وہاں کی انتظامیہ ہمیں اطلاع بھیجتی ہے۔ کہ اس حد تک نقصان ہوا ہے اور ہم اسے اسیس assess کرکے بھیجتے ہیں۔ کمشنر/ڈی سی کی رپورٹ ابھی تک ہمارے پاس نہیں آئی ہے اگر وہ رپورٹ ہمارے پاس آجائے تو جو نقصانات ہوئے ہیں تو ہم انشاء اللہ وہ نقصانات ضرور پورا کریں گے۔

جعفر خان مندوخیل (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) ! جناب اسپیکر اگر ان علاقوں کا واقعی

نقصان ہوا ہے اور ضلعی انتظامیہ نے اس کی تصدیق کردی ہے اور ممبران صاحبان بھی اس کی تصدیق کرتے ہیں تو اسے پورا کیا جائے۔

اس سے پہلے جو ژوب میں بارشوں سے سیلاب آیا تھا اور اس سے تباہی ہوئی تھی اس کی تصدیق ڈپٹی کمشنر اور کمشنر اس کے علاوہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر سب نے دی۔ اور علاقے کے ممبران جن میں میں بھی شامل تھا۔ محمد شاہ مردان زئی اور مولانا عصمت اللہ بھی تھے ان سب نے اس کی تصدیق کی ہے اس سے پہلے اسے بھی توجہ میں لایا جائے جن لوگوں کے گھر بہہ گئے ہیں۔ جن لوگوں کے گھروں میں پانی بھر گیا ہے اور مکانات گر گئے ہیں ان کے نقصانات پورے کیے جائیں اس کے ساتھ ساتھ.....(مداخلت)

مولانا عبدالغفور حیدری جناب اسپیکر! یہ تو اپنے آپ سے مطالبہ ہے۔

جناب اسپیکر جناب حسین اشرف صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

حسین اشرف (وزیر) جناب والا! اس قرار داد کی ہم حمایت کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ڈسٹرکٹ میں اور جہاں کہیں بھی مثلاً" مند اور دشت۔ گوادر ڈسٹرکٹ میں بھی بارشوں سے نقصانات ہوئے ہیں اسے بڑھا کر شامل کرلیں اور اگر باقی بلوچستان میں بھی کوئی نقصان ہوا ہے جیسا کہ مردان صاحب کہتے ہیں کہ ژوب میں بھی نقصان ہوا ہے۔

جناب اسپیکر اگر اس طرح ترمیم کی جائے اس کے بعد مولانا صاحب.....

مولانا عبدالغفور حیدری جناب اس کے ممبر ہیں نقصانات ان کے پاس آتے ہیں۔ وہ اسمبلی کے فلور پر ایسی باتوں کو کیوں لاتے ہیں یہ تو ہمارا حق بنتا ہے کس علاقے کے حوالے سے ہم بات کریں۔ یہ تو خود اپنے آپ سے مطالبہ کرتے ہیں۔ ان میں سے کوئی کہتا ہے کہ شہر میں امن و امان نہیں ہے تو آپ یہاں کیوں بیٹھے ہیں جناب یہ آفت زدہ علاقہ ہے۔ آپ خود وزیر ہیں۔

جناب اسپیکر یہ کابینہ کے ممبر ہیں ان نقصانات کی تفصیلات جو کچھ ہیں یہ ان کے سامنے آتے ہیں وہ انہیں اسمبلی کے فلور پر ان باتوں کو کیوں لاتے ہیں یہ تو ہمارا حق بنتا ہے کہ کسی علاقے کے حوالے سے بات کریں یہ تو خود اپنے آپ سے مطالبہ کرتے ہیں ان میں سے کوئی کہتا ہے کہ جی شہر میں امن و امان نہیں ہے میں تو کہتا ہوں کہ اگر شہر میں امن و امان نہیں ہے تو بیٹھے تم کس لیے ہو؟ وہ کہتے ہیں کہ جی ہم آفت زدہ ہیں" تم خود وزیر آفت زدہ ہو تو ہم سے مطالبہ کرتے ہو کابینہ کی کمیٹی بٹھاؤ اور آپس میں فیصلہ کرو۔

جناب اسپیکر حیدری صاحب ہاؤس کی پروسیڈنگ اس طرح نہیں ہوتی چار چار اگر آپ بغیر پوچھے کھڑے ہو جاتے ہیں تو اس سے اس ہاؤس کی پروسیڈنگ ڈسٹرب ہوتی ہے آپ سب جتنے بھی معزز اراکین کھڑے ہیں مہربانی کر کے بیٹھ جائیں آپ بھی جعفر خان صاحب پلیز تشریف رکھیں۔ اس طرح تو سارا ڈیکورم ڈسٹرب ہوتا ہے جی منشی محمد صاحب آپ فرمائیں۔

مسٹر منشی محمد جناب میں نے یہ عرض کیا تھا کہ جی آپ مجھے اسے وضاحت کرنے کا موقع دیں سارے بلوچستان میں بارشیں ہوئی ہیں ہم سب لوگوں نے اس سلسلے میں تحریکیں پیش کی ہیں جس کی ہم نے حمایت کی ہے اس تحریک میں یعنی چھ اور سات تاریخ کو وہاں پر بلیدہ اور زعمران میں مواقع پر وہاں کی انتظامیہ اور ڈپٹی کمشنر صاحب بذات خود معائنہ کے لیے گیا تھا لوگوں کو انہوں نے وہاں پر تسلی بھی دی ہے وہاں کے لوگ دو فصلوں سے محروم ہو چکے ہیں ایک جواری ہے جب کہ چاول کی کاشت کو اسی وقت سیلاب بہا کر لے گیا ہے دوسری گندم کی کاشتکاری ہے ٹیوب ویل ڈوب گئے ہیں وہاں پر بندات گرے ہوئے ہیں جس سے فصلوں کو کافی نقصان پہنچا ہے جیسا کہ حسین اشرف صاحب نے کہا کہ بہت نقصان ہوا ہے یہی نہیں کہ اس علاقے میں بلکہ سارے بلوچستان میں نقصانات ہوئے ہیں یہ طوفانی بارش سے بہت زیادہ نقصان زعمران اور بلیدہ میں ہوا ہے اور وہاں کے ڈپٹی کمشنر کی رپورٹ موجود ہے ڈپٹی کمشنر نے اخبار میں بیان دیا تھا وہ گیا تھا اور اس نے کھلی کچہری بھی وہاں کی تھی' اور ان کی حوصلہ افزائی بھی کی تھی' میں تھوڑا سا یہ وضاحت کرنا چاہتا تھا سارا بلوچستان آفت زدہ ہے۔

جناب اسپیکر منشی محمد صاحب اگر اس کو اس طرح کیا جائے......(مداخلت)

مسٹر منشی محمد جناب اسپیکر اگر تھوڑی سی وضاحت آپ سن لیں میں یہ کہتا ہوں کہ ہمارے بلوچستان کی حکومت کی طرف سے کتنا فنڈ پنجاب کے سیلاب زدگان کے لیے جا رہا ہے؟ حکومت نے یہ پیسہ پنجاب کو وہاں دے دیا ہے جہاں کھانا ہے کپڑا ہے ان کے پاس جب کہ ایک آدمی کے پاس یہی نہ کھانا ہے نہ کپڑا ہے اور نہ ہی جوتے ہیں یہ افسوس کی بات ہے کہ ان لوگوں کو دیں اور جو لوگ یہاں پر بھوکے ہیں اور آفت زدہ ہیں ان کو امداد نہ دی جائے میرے خیال میں بڑی افسوس کی بات ہے وزیر اعلیٰ کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مجھے یقین دہانی کرایا تھا کہ "جی میں آپ کو دس ڈیزل انجن دے دوں گا لیکن......"

جناب اسپیکر اگر اس میں یہ ترمیم کی جائے کہ قرارداد.....(مداخلت)

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ جناب اسپیکر میں ایک......

جناب اسپیکر ! جی فرمائیں؟

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک نیا انداز ہے کہ کسی قرارداد کو غیر موثر کرنے کی اب معزز رکن نے یہ کہا ہے کہ جی اس علاقے میں یہ نقصانات ہوئے ہیں" اب ہم اس کو اس انداز میں لیتے ہیں کہ جی پورے بلوچستان میں ہوئی ہے" میں سمجھتا ہوں کہ جو معزز رکن کہہ رہے ہیں اس پر سوچا جائے باقی جو بھی ہمارے معزز اراکین ہیں جن کے حلقے میں مسائل پیدا ہوتے ہیں وہ اسی طرح سے لیں اب اسے جس طرقے سے Generalize جنرلائیز کیا جارہا ہے میرے خیال میں اس طرح اس کی اہمیت گھٹ جاتی ہے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا قرارداد کو منظور کیا جائے؟

قرارداد منظور کی جاتی ہے اس کے علاوہ اگر اس میں اب رائے ہوگی ایک ترمیم کی اس صورت میں کہ یہ قرار داد میں من وعن اور اس کے آخر میں یہ فقرہ اسکے علاوہ بلوچستان کے دیگر علاقوں میں جہاں بارشوں سے اس سال جتنے بھی نقصانات ہوئے ہیں ان کا ازالہ کیا جائے۔

میر محمد اسلم بزنجو(وزیر) جناب اسپیکر جس طرح کہ ڈاکٹر مالک صاحب نے فرمایا میرے خیال میں جس طرح مفتی محمد کی قرارداد ہے اس صورت میں اس کو منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر کیا قرارداد کو اس کی اصل شکل میں منظور کیا جائے؟ جو اصل شکل کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑے کریں بغیر ترمیم کے اب ترمیم کے ساتھ جو معزز اراکین چاہتے ہیں وہ ہاتھ کھڑے کریں۔

میر ذوالفقار علی مگسی(وزیر) ! ووٹ کرا رہے ہیں ترمیم کے ساتھ بغیر ترمیم کے ساتھ میں آپ سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کہیں اگر کوئی رپورٹ آئی آخر مکران سے محمد علی رند ریونیو منسٹر ہیں ان کے پاس نقصانات کی تفصیلات آئے ہوں گے میری سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ اس کو کیوں زیر بحث لایا جارہا ہے۔

جناب اسپیکر قرارداد کو اس انداز میں نمٹانا ہوگا جو اس کی اصل شکل ہے اس بعد جو رپورٹ آئی ہیں وہ تو آپ لوگوں کو مسئلہ ہے اب رائے ہے حسین اشرف صاحب میں اس کو فائنل کروں گا اس کے بعد آپ فرمائیں آیا قرارداد کو اصل شکل میں منظور کیا جائے اصل شکل والوں کی اکثریت ہے لہٰذا قرارداد کو اصل شکل میں منظور کیا جاتا ہے۔

(قرارداد نمبر ۹۴ اپنی اصل شکل میں منظور کی گئی)

اب اسمبلی کی کارروائی ۲۴ تاریخ کو بوقت ساڑھے دس بجے تک کے لیے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس دوپہر بارہ بج کر پچاس منٹ پر مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۹۲ (بروز سہ شنبہ) کی صبح ساڑھے دس بجے تک کے لیے ملتوی ہو گیا۔)